غمِ دوراں سے ہم گھبرائیں کس لیے
اللہ کے سوا غیر کو دیں صدائیں کس لیے

جب خدا شہ رگ سے بھی قریب ہے
کسی غیر کے در پہ ہم جائیں کس لیے

ہمارے لیے ایک اللہ کافی ہے
کوئی اور داتا بنائیں کس لیے

میرا مولا جب ہر کسی کی سنتا ہے
کسی آستانے پہ سر جھکائیں کس لیے

جو درد دیتا ہے وہی دوا بھی دیتا ہے
ہم خود پہ تعویز گنڈے کرائیں کس لیے

☆☆

1

سار ی دنیا کے لیے رحمت ہے آپؐ کی
صرف مسلماں کے لیے شفاعت ہے آپؐ کی

وہ دل غم سے بوجھل رہ نہیں سکتا
جس قلب میں عقیدت ہے آپؐ کی

جب تک سورج چاند ستارے ہیں
اس کے بعد بھی رسالت ہے آپؐ کی

اس اُمت پہ اللہ کا عذاب آ نہیں سکتا
جب تک ہم سب پہ شفقت ہے آپؐ کی

1

میرا دل و جاں ﷺ
میرا دین و ایماں ﷺ

دنیا و جہاں کے انسانوں میں
ان کے میرِ کارواں ﷺ

سب انبیاء سے عالی شان
نبی آخر الزماں ﷺ

مجھے اتنی محبت ہے آپؐ سے
میرے دل میں پنہاں ﷺ

میں اس سے زیادہ کیا کہوں
اصغرؔ کا کل جہاں ﷺ

☆☆

1

ہر کسی کے لیے رسالت ہے آپؐ کی
ساری دنیا کے لیے رحمت آپؐ کی

سب کی نظر میں عقیدت ہے آپؐ کی
صرف مسلم کے لیے شفاعت ہے آپؐ کی

ہم مسلماں کیوں نہ اس بات پہ فخر کریں
اللہ کو سب سے پیاری اُمت ہے آپؐ کی

وہ دل کسی کھنڈر کی صورت ہے
جس قلب میں نہ محبت ہے آپؐ کی

1

جس کے نام سے موسوم ہوں میں
اُسی کا پیار پانے سے محروم ہوں میں

میں خطاؤں کا ایک پتلا ہوں
کیسے کہہ دوں کہ معصوم ہوں میں

یہ دنیا والے جسے نہ سمجھ سکے
ایک ایسا پیچیدہ مفہوم ہوں میں

دیکھنے والوں کو سلامت دکھائی دیتا ہوں
مگر اندر سے بہت معدوم ہوں میں

میں جس بزمِ سخن میں چلا جاؤں
وہاں مچا کے آتا دھوم ہوں میں

1

میرے مولا مجھ پہ اپنا کرم رکھنا
زندگی کے سفر میں میرا بھرم رکھنا

غرور و تکبر میری زیست میں نہ آئے
اپنے التفات سے میرا دل نرم رکھنا

لالچ و ہوس میرے قریب نہ آنے پائے
میری آنکھوں میں حیا و شرم رکھنا

ہر آزمائش میں مجھے ثابت قدم رکھنا
فقط صرف اسلام ہی میرا دین و دھرم رکھنا

اصغرؔ کی اتنی سی التجا ہے میرے مولا
میرے لب پہ کلمہ طیبہ آخر دم رکھنا

1

میرے یار نے بھیجا ہے سلامِ محبت
کتنا دل کش ہے یہ پیامِ محبت

ہمارے بے قرار دل کو بھی قرار ملے
جو ہونٹوں سے پلا دو جامِ محبت

ایس ایم ایس تو ہر روز بھیجتے ہو
آج بھیج دو کوئی اچھا سا کلامِ محبت

میں مر کر بھی بھلا نہ سکوں گا
تمہارے ساتھ جو گزاری تھی شامِ محبت

تصّور میں تم میرے ساتھ ہوتے ہو
میں جب بھی لکھتا ہوں کلامِ محبت

1

میں لکھ رہا ہوں ایسی کتابِ محبت
جس میں پوشیدہ ہیں حجابِ محبت

جو قاری بھی اسے پڑھے گا
اس پہ عیاں ہو جائیں گے آدابِ محبت

اس نے میرے نام لکھا ہے
اپنی کتابِ اُلفت کا انتسابِ محبت

اس میں نفرت کا ذکر نہیں
اس میں سبھی ہیں بابِ محبت

شائد اس کے دل کو بھلا لگے
اس کے پیار کا جوابِ محبت

اُلفت میں تب نکھار آتا ہے
جب آجاتا ہے انقلابِ محبت

میں کیوں نہ اُسے پیار کروں
فقط وہی تو ہے اصغرؔ کا انتخابِ محبت

☆☆

1

جب چھیڑتا ہوں ربابِ محبت
پھر آجاتا ہے سیلابِ محبت

وہ چاہے سنے یا نہ سُنے
بجاتا رہوں گا مضراب محبت

تو بن جا میری ہم سفر جاناں
مجھے بنا لے اپنا ہم رکابِ محبت

دنیا دار یہ بات کیا جانیں
عاشق کسے کہتے ہیں نصابِ محبت

میری غزلیں کیوں نہ پیاری ہوں
میں انہیں لگاتا ہوں خضابِ محبت

1

تیری جدائی نے مجھے رُلایا بہت ہے
تیری یادوں نے مجھے ستایا بہت ہے

میرے پاس کسی چیز کی کمی نہیں
میرے لیے تیرے پیار کا سرمایہ بہت ہے

تیری دید کا مجھے شوق ہی رہا
تیری تلاش میں خود کو گنوایا بہت ہے

یہ تجھے بھولنے کا نام نہیں لیتا
اپنے دلِ ناداں کو سمجھایا بہت ہے

اجنبی ہو کر بھی اپنا سا لگتا ہے
حقیقت میں جو شخص پرایا بہت ہے

تیرے شہر سے ہجرت کرنے کے بعد
اصغرؔ میرپوری کئی دن پچھتایا ہے بہت

☆☆

1

کتنی پیاری ہے مسکان اُس کی
مجھ سے کتنی ملتی ہے داستان اُس کی

میری چاہت بنا زندگی ویران اُس کی
مگر محبت ملتی نہیں آسان اس کی

میرے بنا وہ جی نہ سکے گی
میرے جسم میں ہے جان اس کی

1

تیری میری کبھی ملاقات ہو
نہ ٹوٹنے والا ساتھ ہو

موسمِ سرما کی طویل رات ہو
رات بھر تجھ سے بات ہو

ہم اِک دوجے میں کھو جائیں
پھر محبت کی پیار بھری برسات ہو

اصغرؔ کی یہی دُعا ہے جاناں
خوشبوؤں بھری تیری حیات ہو

1

جو لوگ پینے کے لیے میخانے جاتے ہیں
دردِ جگر کو اور بڑھانے جاتے ہیں

واعظ کا بھی آنا جانا لگا رہتا ہے
مگر وہ سبھی رندوں کو سمجھانے جاتے ہیں

یہ مے تو ہر بیماری کی جڑ ہے
نادان ہیں جو غم کو بھلانے جاتے ہیں

پہلے زخم ابھی بھرے نہیں ہوتے
وہ اور زخم کھانے جاتے ہیں

اصغرؔ کو تو پینے کا شوق نہیں ہے
ہم تو ساقی سے دوستی نبھانے جاتے ہیں

1

میں مسافر میری منزل ہے تو
میری زندگی کا حاصل ہے تو

تیرے سوا کوئی بھاتا نہیں
میرے پیار کے قابل ہے تو

میں شام و سحر تجھے یاد کرتا ہوں
بتا میری یاد سے کیوں غافل ہے تو

جیسے چولی دامن کا ساتھ ہوتا ہے
ایسے میری زندگی میں شامل ہے تو

1

کیا ڈھونڈھتے ہو دشت و بیاباں میں میاں
یہاں کچھ نہیں ملتا خزاں میں میاں

عشق کے سمندر سے سلامت لوٹ آئے ہیں
اچھا ہوا جو ناؤ پھنسی نہیں طوفاں میں میاں

ایک بار دوستی کر کے تو دیکھو
خود کہو گے کتنی لذت ہے غمِ دوراں میں میاں

وہ بھی تنہا تھا میں بھی تنہا تھا
وہ شامل ہو گیا زیست کے کارواں میں میاں

1

اے خدا کچھ ایسا میرا مقدر کر دے
اس کے دل میں میرا گھر کر دے

جو آنکھیں اُسے دیکھنے کی تمنا نہ کریں
بے شک ان آنکھوں کو پتھر کر دے

اس سے اور دُوری سہی نہیں جاتی
اس کے انتظار کی گھڑیاں مختصر کر دے

مجھے اس سے کس قدر پیار ہے
اس بات سے اسے با خبر کر دے

میرے مولا اُسے سدا سلامت رکھنا
چاہے تو مجھ کو در بدر کر دے

1

جو پیتے ہیں کبھی آنکھوں کبھی ساغر سے
روزِ قیامت کیا کہیں گے داورِ محشر سے

اپنی کشتی گرداب کے حوالے کر کے
تیرا پتہ پوچھ رہا ہوں ساگر سے

جو نصیب میں لکھا تھا وہ ہو کر رہا
اب کیا گلہ کرنا اپنے مقدر سے

میں اس کی راہوں میں پھول بچھا دوں
وہ کبھی ایک بار گزرے جو ادھر سے

میں تو اسی سوچ میں ڈوبا رہتا ہوں
وہ کیوں دور ہو گئے اپنے دوست اصغرؔ سے

1

پیار کے بندھن کا کوئی مول نہیں ہوتا
محبت کا کبھی کوئی تول نہیں ہوتا

وہ کسی دل پہ خاک اثر کرے گا
محبت بھرا جو بول نہیں ہوتا

وہ مر کر بھی نبھا دیتا ہے
مرد کا جھوٹا قول نہیں ہوتا

شاعر کی موت کے بعد قدر ہوتی ہے
جیتے جی وہ کبھی انمول نہیں ہوتا

لیلیٰ اب ایزی لوڈ کرا دیتی ہے
مجنوں کے ہاتھ میں کشکول نہیں ہوتا

1

تیری خاطر سب اے یار میں لکھتا ہوں
جب تیری یاد آئے تو اشعار میں لکھتا ہوں

تیرے وصل کی آس پہ جیئے جا رہا ہوں
تیرے ہجر کی خزاں کو بہار میں لکھتا ہوں

تیری یاد آنے کی دیر ہوتی ہے جاناں
پھر ہو کر اشکبار میں لکھتا ہوں

تم کیا جانو کیسے یہ شاہکار میں لکھتا ہوں
تیری اُلفت میں ہو کے بے قرار میں لکھتا ہوں

مجھے لکھنے کا کوئی اتنا زیادہ شوق نہیں
دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر بے اختیار میں لکھتا ہوں

1

تو مجھ پہ بھی کر دے ایک نظر ساقی
ہو جاؤں میں اپنی ہستی سے بے خبر ساقی

تو مجھے سمجھ نہ کوئی پتھر ساقی
میں پتھروں میں ہوں ایک گوہر ساقی

اپنی مے کشی کی تشنگی بجھا دے
مجھے لا دے ایک اور ساغر ساقی

تیری اور دوری اب سہی نہیں جاتی
مجھے خود سے نہ جدا کر ساقی

صرف ایک تیری محبت کے سوا
مجھے نہیں چاہئیں ہیرے جواہر ساقی

1

جو شخص میرے دشتِ جاں میں رہتا ہے
شام و سحر وہ حفظ و اماں میں رہتا ہے

وہ مجھے کبھی بھی تنہا ہونے نہیں دیتا
میرے ساتھ غمِ دوراں میں رہتا ہے

ہم راہی دو لیکن دونوں کی منزل ایک
وہ میرے ساتھ ہر کارواں میں رہتا ہے

اُسے بھولوں تو میرا دم نکل جائے گا
وہ میری سانسوں کے درمیاں میں رہتا ہے

1

جہاں پیار بہت ہوتا ہے
وہاں اعتبار بہت ہوتا ہے

محبوب جب روٹھ جاتا ہے
پھر جینا دشوار بہت ہوتا ہے

جہاں پیار و محبت نہیں ہوتا
وہاں روز تکرار بہت ہوتا ہے

جو انسان ریاکار نہیں ہوتا
وہ پرہیزگار بہت ہوتا ہے

سوچ سمجھ کر کسی سے پیار کرنا
پیار نبھانا دشوار بہت ہوتا ہے

1

اس کی ہر بات سچی لگتی ہے
وہ میرے دل کو بھی اچھی لگتی ہے

ابھی تو دوستی کا آغاز ہوا ہے
دیکھتے ہیں کب یاری پکی ہوتی ہے

میری زندگی کے چمن میں بہار لائی
وہ کسی ملک کی راج کماری لگتی ہے

جس نے میری راتیں روشن کر دیں
وہ مجھے ایسی چاندنی لگتی ہے

1

آؤ آج عہدِ محبت کر لیں
زندگی بھر کی عبادت کر لیں

جو خواب ابھی ادھورے ہیں
چلو ان کو حقیقت کر لیں

جسے زمانے کی آندھیاں سہار نہ سکیں
تعمیر پیار کی ایسی عمارت کر لیں

قدم سے قدم مل کر چلیں ہم دونوں
خوشی خوشی طے یہ مسافت کر لیں

کوئی ہم دونوں کو جدا نہ کر سکے
اک دوجے کے دل میں اختیار سکونت کر لیں

چمن و دشت میں ہم ساتھ ساتھ رہیں
چلو تاحیات کے لیے رفاقت کر لیں

☆☆

1

میرے نام اپنی ایک شام کر دے ساقی
خوشیوں بھری میری زندگی تمام کر دے
ساقی

جس میں ہم دونوں کے سوا کوئی نہ ہو
ایسی ایک محفل کا اہتمام کر دے ساقی

یہ دنیا مجھے تیرا دیوانہ سمجھنے لگے
مجھے اسی شہر میں اتنا بدنام کر دے ساقی

بنا لے مجھ کو تو اپنا غلام ساقی
مجھے اپنے ساتھ رکھ صبح و شام ساقی

چاہے مجھ سے نہ کر کلام ساقی
کبھی پڑھ لیا کر میرا کلام ساقی

1

یہ ایک اٹل حقیقت ہے
مجھے تم سے محبت ہے

تم چاہے مذاق میں اُڑا دو
میری محبت ایک عبادت ہے

پیار میں انتہا کر دینا
میری پرانی عادت ہے

دل تیرا جاں تیری ہم تیرے
کیا مزید کچھ کہنے کی ضرورت ہے

1

اب کی بار جب میری تربت پہ آنا صنم
اپنی محبت کا ایک پھول چڑھانا صنم

میری لحد تیری یاد سے منور رہتی ہے
اس پہ کوئی چراغ نہ جلانا صنم

بڑی مدت بعد میٹھی نیند سویا ہوں
میری قبر کے پاس رو رو کر مجھے نہ جگانا صنم

میری ویراں تربت دیکھ تمہیں غم تو ہو گا
درد کے مارے تم آنسو نہ بہانا صنم

1

مطلب کے دوست تو بے شمار ملتے ہیں
قسمت والوں کو سچے یار ملتے ہیں

جن کی راہوں میں پھول بچھاتے ہیں
انھی سے بدلے میں خار ملتے ہیں

ہمیں جو ایک بار پیار سے ملے
ہم اس سے بار بار ملتے ہیں

مفاد پرست دوستوں کی کمی نہیں
ایک ڈھونڈو تو کئی ہزار ملتے ہیں

1

عید کا پہلا پیغام بھیج رہا ہوں
یہ محبت نامہ تمہارے نام بھیج رہا ہوں

مجھے تم سے سدا محبت ہی ملی ہے
تمہاری سچی محبت کو سلام بھیج رہا ہوں

تم سے جتنے شکوے شکائتیں ہیں
ایک کاغذ پہ لکھ کر تمام بھیج رہا ہوں

تمہارے ضبط کو اب اور نہ آزماؤں گا
میرے صبر کا انعام بھیج رہا ہوں

اسے دل کی آنکھوں سے پڑھنا
جو تمہارے نام اپنا کلام بھیج رہا ہوں

☆☆

1

محبت کی شمع دل میں جلا لی ہے
ہم نے ایک الگ دنیا بسا لی ہے

میرے کشکول میں پیار کی بھیک ڈال دے
ابھی میرا دامن کسی کی محبت سے خالی ہے

جو دے اس کا بھی بھلا جو نہ دے اس کا بھی بھلا
یہ اصغرؔ میرپوری نئے زمانے کا سوالی ہے

1

عید کے دن میں تڑپتا رہا
تمہیں ملنے کو ترستا رہا

انتظار کی چنگاری شرارہ بن گئی
میں اس کی آگ میں جلتا رہا

آنسوؤں سے بھی آگ بجھ نہ سکی
دل میں ایک شعلہ سا بھڑکتا رہا

1

کیوں ہو ہم سے خفا اتنا بتا دو
کیا ہوئی ہے ہم سے خطا اتنا بتا دو

ایسے کیوں روٹھے روٹھے لگتے ہو
ہم نے تمھیں کہا ہے کیا اتنا بتا دو

تمہاری نظر میں ہم اگر مجرم ہیں
پھر ہماری کیا ہے سزا اتنا بتا دو

1

مجھے خوابوں میں ملتی ہے جو شہزادی
دیکھنے میں وہ ہے سیدھی سادھی

مجھے اپنی محبت کا اسیر بنا کر
چھین لی ہے مجھ سے میری آزادی

میری یاد میں اُسے نیند نہیں آئی
اُس کی آنکھوں میں رہتی ہے نیم خوابی

وہ آنکھیں ہیں گلابی چہرہ ہے کتابی
لاجواب ہے اس کی حاضر جوابی

وہ جب بھی مجھے خط لکھتی ہے
ساتھ بھیج دیتی ہے لفافہ جوابی

☆☆

1

کچھ ایسی اپنی زندگی ہے بابا
دل میں غم آنکھوں میں نمی ہے بابا

ہمارے پاس درد کا خزانہ ہے
ہمیں بھلا کس بات کی کمی ہے بابا

لوگ وعدہ کر کے بھول جاتے ہیں
کب سے آنکھ در پہ جمی ہے بابا

1

یوں نئے سال کا جشن مناتا ہوں
اُس روز ہر غم بھول جاتا ہوں

جو لوگ بھی مجھ سے خفا ہوتے ہیں
انہیں محبت بھرے پیغام بھجواتا ہوں

نیا سال آتے ہی مسمار ہو جاتے ہیں
گیارہ ماہ میں جو سپنوں کے محل بناتا ہوں

مایوسی میں صبر کا دامن تھامے رکھنا
یہ بات دلِ نادان کو سمجھاتا ہوں

1

انہوں نے ہمارے خوابوں میں آنا چھوڑ دیا ہے
ہم نے بھی خیالوں میں لانا چھوڑ دیا ہے

اب پہلے سی وہ باتیں وہ سوغاتیں کہاں
انہوں نے میری سمت دیکھ کر مسکرانا چھوڑ دیا ہے

میرے اشکوں کا ان پہ اثر نہیں ہوتا
آخر تھک کر ہم نے آنسو بہانا چھوڑ دیا ہے

اب ایک آدھ ایس ایم ایس بھیج دیتے ہیں
ہر روز ان سے ملنا ملانا چھوڑ دیا ہے

ان کی فرقت میں اُداس رہتا ہے دل
اب اس نے وصل کا گیت گانا چھوڑ دیا ہے

1

جس کا درد پالا ہے طِفل کی طرح
وہ جسم میں رہتا ہے دل کی طرح

ایک دن وہ مجھے مل ہی جائے گا
ڈھونڈھتا ہوں جسے منزل کی طرح

اسے کہیں اپنی نظر نہ لگ جائے
آئینے پہ داغ لگا لیتا ہے تِل کی طرح

1

جب اس کے خط کا جواب لکھوں گا
اس میں زندگی کے سارے عتاب لکھوں گا

جتنے زخم مجھے اس سے ملتے رہے
ان سب کا حساب لکھوں گا

اب اس سے محبت جو ہو گئی ہے
اسے اُلفت کے آداب لکھوں گا

جس میں شکائیتوں کے سوا کچھ نہیں
اس میں ایک ایسا بھی باب لکھوں گا

☆☆

1

هر سال کچھ ایسی اپنی عید ہوتی ہے
عید کے دن اپنی ہی دید ہوتی ہے

کوئی بھی مجھ سے ملنے نہیں آتا
میری ہر حسرت شہید ہوتی ہے

پڑھنے والا جلد ہی سمجھ جاتا ہے
میری شاعری اتنی جدید ہوتی ہے

اس دن وہی یار ملنے نہیں آئے
جن سے ملنے کی دل کو اُمید ہوتی ہے

عید اصغرؔ کو تو اُداس کر کے چلی جاتی ہے
گو اوروں کے لیے خوشی کی نوید ہوتی ہے

☆☆

1

اپنی آنکھیں بھگوتا ہوں
صبح و شام روتا ہوں

رونا اب معمول بن چکا
ایسے زخمِ دل دھوتا ہوں

رونے کا انجام کیا ہو گا
دن رات یہی سوچتا ہوں

رات کو مجھے نیند نہیں آتی
دن کو قسطوں میں سوتا ہوں

یہ ضرور پورے ہوں گے
جو خواب میں بوتا ہوں

☆☆

1

❁

میرے دل میں جو شخص منتقل ہے
یہاں اس کی رہائش مستقل ہے

وہی میرے پیار کی منزل ہے
جس کا گھر میرا دل ہے

جب سے وہ میرے دل میں آئے
تب سے روشن میرا مستقبل ہے

سارا شہر گھوم کر دیکھ لیا
ایک وہی میرے پیار کے قابل ہے

مجھے ہیرے موتی لعل و گوہر نہیں چاہئیں
اس کا پیار میری زندگی کا حاصل ہے

☆☆

1

سات سمندر پار میرا جو یار رہتا ہے
آج کل وہی مجھ سے بے زار رہتا ہے

مجھے اُداس دیکھ کر اسے سکون ملتا ہے
میرے دل کو وہ توڑتا بار بار رہتا ہے

وہی یار میری عیادت کو نہیں آتا
جس کی جدائی میں دل بیمار رہتا ہے

وہ خود تو آزاد پھرتا رہتا ہے
جس کی محبت میں اصغرؔ گرفتار رہتا ہے

1

۞

جو کسی کے عشق میں دیوانے ہو جاتے ہیں
مشہور اُن کے افسانے ہو جاتے ہیں

زباں کے دیئے زخم سدا تازہ رہتے ہیں
مگر تلوار کے زخم پرانے ہو جاتے ہیں

انسان جب اپنا حق مانگتا ہے
پھر اپنے بھی بیگانے ہو جاتے ہیں

عشق کا جادو جب سر چڑھ کر بولتا ہے
لوگ اپنی ہستی سے بیگانے ہو جاتے ہیں

کچھ دن اصغرؔ کی صحبت میں رہ کر
خرد مند بھی دیوانے ہو جاتے ہیں

1

❁

ابھی تو نیا ہے عاشقانہ دل کا
رفتہ رفتہ ہو جائے گا یارانہ دل کا

وہ جانتے ہیں چرانا دل کا
مگر سیکھا نہیں لوٹانا دل کا

اب جو ہو گیا ہے ملنا ملانا دل کا
انہیں سکھا دیں گے لگانا دل کا

ہم تو گناہ سمجھتے ہیں دکھانا دل کا
ان کے لیے کھیل ہے توڑ جانا دل کا

عید کا تہوار آنے کی دیر ہے
انہیں پیش کر دیں گے نذرانہ دل کا

وہ تو اصغرؔ کی خبر لیتے ہی نہیں
جو حال پوچھتے تھے روزانہ دل کا

☆☆

1

جس سے بات ہوئی تھی ایک بار
اب اس کی وہ باتیں ہیں یاد گار

کون جانے کس حال میں ہے وہ یار
بنا سوچے میں جسے کر بیٹھا پیار

وہ میری زندگی میں آیا تو جانا
اس کے سوا کوئی نہیں اصغؔر کا غم خوار

میرے دل پہ میرا کوئی نہیں اختیار
اس کی محبت بنا جینا ہے دشوار

اسے ایک نظر دیکھنے کو اصغؔر
ہر پل ہر گھڑی رہتا ہے بے قرار

☆☆

1

✿

کوئی زندگی میں آیا تھا چار دن
وہ دکھی کر گیا ہے سارا جیون

نہ جانے کیسے جیوں گا اس بن
جس کے بنا صدی لگتا ہے ایک دن

میں کس بات کا بھلا مان کروں
میں کچھ نہیں ہوں اس کے بن

جب اس کی دید ہو جائے گی
اصغؔر کی عید ہو جائے گی اس دن

☆☆

1

❁

اتنا سا کام میرے مہرباں کر دو
میرے درد کا کوئی درماں کر دو

تیری جدائی کہیں مجھے مار ہی نہ ڈالے
میرے جینے کا کوئی ساماں کر دو

محبت کی بھیک میری جھولی میں ڈال کر
میری تمام مشکلیں آساں کر دو

اپنے سچے پیار کی دولت دے کر
ایک مفلس کو دھنواں کر دو

میں تمہیں اپنا بنانا چاہتا ہوں
تم بھی اپنا مدعا بیاں کر دو

آج سے ہم دونوں ایک ہیں
اس بات کا سرِ عام اعلاں کر دو

مجھ پہ ایک اور بھی احساں کر دو

اپنا پیارا سا دل مجھے داں کر دو

1

☆☆

✿

میں کیسے لکھوں افسانہ دل کا
بڑا مہنگا پڑا ہے لگانا دل کا

کوئی کم ظرف یہ بات کیا جانے
کتنا بڑا گناہ ہے دُکھانا دل کا

میں فقط اسی کا ہو کر رہ گیا
جس سے ہوا تھا یارانہ دل کا

رات بھر دیکھتا رہتا ہوں
غم کے مارے آنسو بہانا دل کا

میرا شمار بھی خوش قسمت لوگوں میں ہو
جو کسی دل میں ہو جائے ٹھکانہ دل کا

☆☆

1

جب سے کسی نے دیکھا ہے پیار سے
میری راہیں روشن ہو گئیں انوار سے

مجھے محبت جیسا لا دوا مرض لگا کر
اب حال نہیں پوچھتا اپنے بیمار سے

اسے ملنے کو یہ کتنا بے تاب رہتا ہے
وہ آ کر پوچھ لے میرے دلِ بے قرار سے

جب مجھے اس کی یاد آتی ہے
دُکھ بانٹ لیتا ہوں در و دیوار سے

1

۞

میری کتاب زیست کا عنوان غضب ہے
جو دل میں رہتا ہے وہ مہمان غضب ہے

کچھ گھڑیاں ان سے نسبت کیا رہی
ان کی دوستی کا فیضان غضب ہے

اپنا تخیل بھی کچھ زیادہ بلند ہے
اور اس کی اُڑان غضب ہے

کوئی مجھ سے دوستی کر کے تو دیکھے
پھر وہ بھی کہے گا اصغرؔ انسان غضب ہے

1

دل رو رہا ہے میں مسکرا رہا ہوں
یوں تیری جدائی کا غم چھپا رہا ہوں

شائد تو میرے دل کے چمن میں آئے
یہاں ہر رنگ کے پھول سجا رہا ہوں

تیری تصویر سے باتیں کرتے کرتے
یوں میں اپنی عید منا رہا ہوں

تو میرے پہلو میں نہیں تو کیا
تصّور میں تجھے حالِ دل سنا رہا ہوں

1

جب اس کی آواز میرے کان میں آتی ہے
بہار میرے دل کے گلستان میں آتی ہے

جس دن میں اُسے دیکھ لیتا ہوں
پھر وہ بار بار دھیان میں آتی ہے

انسان محبوب کی ہستی میں کھو جاتا ہے
ایسی گھڑی عشق کے امتحان میں آتی ہے

میں جب اسے حالِ دل سنانا چاہتا ہوں
ایک عجب سی لکنت زبان میں آتی ہے

در و دیوار کی تزئین و آرائش کیے جا رہا ہوں
انتظار ہے کہ وہ کب میرے مکان میں آتی ہے

☆☆

1

ہم خود ہی اپنا زیاں کر بیٹھے
ایک ستم گر کو دل کا مہمان کر بیٹھے

اس نے مسکرا کر میری سمت دیکھا
نادانی میں اسے محبت گمان کر بیٹھے

اس سے اُلفت کی تصدیق کیے بنا
سادگی میں چاہت کا اعلان کر بیٹھے

ابھی تو فقط صرف آغاز محبت تھا
ہم پہلے سے ہی کیا کیا پلان کر بیٹھے

ہمارے دل کی شامت آئی تھی
جو ایک چورنی کو دل کا نگہبان کر بیٹھے

1

وہ میری ہر بات بڑے دھیان سے سنتا ہے
کبھی آنکھوں کبھی دل کبھی کان سے سُنتا ہے

لوگ پاس ہوتے ہوئے بھی جواب نہیں دیتے
میرا خدا میری ہر بات آسمان سے سنتا ہے

ہماری ہر بات کی خبر زمانے کو ہو جاتی ہے
کوئی تو ہے جو ہماری گفتگو درمیان سے سنتا ہے

دولت والوں کی ہر بات لوگ غور سے سنتے ہیں
یہاں کون ہمارے جیسے حال پریشان سے سنتا ہے

میرا یار تو اپنی کوئی خبر بھیجتا ہی نہیں
اس کا حال اصغرؔ ابرِ رواں سے سنتا ہے

1

مجھے اپنا بنا لیا مہربانی ہے آپ کی
لبوں پہ ہر پل ثناء خوانی ہے آپ کی

آپ کا نامہ پڑھ کر ہم پہ یہ راز کھلا
مجھ سے کتنی ملتی جلتی کہانی ہے آپ کی

آپ کی صورت نہیں سیرت بھی پیاری ہے
بڑی مدت بعد قدر جانی ہے آپ کی

میری زیست میں جتنی بھی خوشیاں ہیں
میرے پاس یہ انمول نشانی ہے آپ کی

آپ اصغرؔ کا جو اتنا زیادہ خیال رکھتے ہیں
میرے لیے یہ ایک بہت بڑی قربانی ہے آپ کی

جب زندگی میں آتا ہے انقلابِ محبت
کانوں میں بجنے لگتا ہے ربابِ محبت

محلوں میں بسنے والے بھلا کیا جانیں
غریب لوگ کسے کہتے ہیں نصابِ محبت

وہی حبیب میرا رقیب ہو گیا ہے
جو شخص تھا میرا انتخابِ محبت

اس کے دل کی ساری کتاب پڑھ لی
اُس میں ملتا نہیں کوئی بابِ محبت

یہ اصغرؔ کو کہیں لے ہی نہ ڈوبے
جو زندگی میں آیا ہے سیلابِ محبت

1

ہم نے بہت سہے ہیں عتابِ محبت
پھر بھی پورا نہ ہوا خوابِ محبت

جو محبت کا مفہوم نہیں جانتے
انہیں تحفے میں دی ہے کتابِ محبت

اُس کی خوشبو میری سانسوں میں بسی ہے
جو پہلی بار انہیں دیا تھا گلابِ محبت

ابھی تو ہمارے دلوں کا تبادلہ ہوا ہے
وہ مجھ سے مانگنے لگے ہیں حسابِ محبت

انہیں محبت بھرے خط بھیجتا رہتا ہوں
مگر وہ دیتے ہی نہیں جوابِ محبت

1

میں نے لکھی ہے ایسی کتابِ محبت
جس میں پوشیدہ ہیں حجابِ محبت

جو اُسے ایک بار پڑھ لے گا
اُس پہ عیاں ہو جائیں گے آدابِ محبت

اپنے پیارے محبوب کے نام لکھا ہے
اپنی پیاری کتاب کا انتسابِ محبت

اُن میں محبت کے سوا کچھ بھی نہیں
جتنے بھی ہیں کتاب کے بابِ محبت

آج وہی ہم سے نظریں نہیں ملاتے
جو نینوں سے پلاتے تھے شرابِ محبت

1

اُسے اس بات کی نہیں ہے خبر
کہ میں اسے چاہتا ہوں کس قدر

وہی میرے خوابوں کی رانی ہے
جو قابض ہے میرے دل کی سلطنت پر

وہ لگتی ہے کشمیر کے گلشن کا کنول
جسے میں چاہتا ہوں زندگی سے بڑھ کر

سارے مکان کو چراغاں کر دوں گا
جس روز وہ آئے گی میرے گھر پر

شاید اس کا دل موم ہو جائے
میرے رومانٹک اشعار پڑھ کر

1

✿

حُسن والے بھی کمال کرتے ہیں
پہلی نظر سے گھائل کرتے ہیں

ان کی محفل میں جو کوئی بھی چلا جائے
پل بھر میں شہنشاہ کو کنگال کرتے ہیں

کسی کے دل پہ کیا گزرتی ہے
وہ اسی بات کا کب خیال کرتے ہیں

اپنی زلفوں کو وہ جال کرتے ہیں
جس سے عاشق کو یرغمال کرتے ہیں

پہلے خود ہی اپنی جانب مائل کرتے ہیں
پھر ہجر دیتے ہیں نہ وصال کرتے ہیں

☆☆

1

یوں بات بات پر تم روٹھا نہ کرو
ہمیں ستا کر مزے لوٹا نہ کرو

وعدہ کر کے مُکر جانا بری بات ہے
وعدہ کرو تو کبھی جھوٹا نہ کرو

آج جتنا جی سکتے ہو جی لو
کل کیا ہو گا یہ سوچا نہ کرو

دن بدلتے دیر نہیں لگتی
ابھی سے دل چھوٹا نہ کرو

1

ہمارے دلوں کا رشتہ ہے جذباتی
عمر بھر کے لیے تیرا ساتھ ہے کافی

ہم نے تو تم سے خوشیاں مانگی تھیں
تم نے ساتھ غم بھی دے دیئے اضافی

جب سے تم زندگی میں آئے ہو
تب سے میرے گھر سے اُداسی نہیں جاتی

ہمارے بندھن کو موسم سے کیا سروکار
ہم دونوں کا رشتہ نہیں مواصلاتی

میرا دل تیرا میری سانسیں تیری
کیا اور بھی کچھ کہنے کو ہے باقی

1

صیاد نے کچھ اس طرح جلایا آشیانہ دل کا
پتہ نہیں چلتا کہاں تھا ٹھکانہ دل کا

اُسے بربادی کے سوا کچھ نہ ملا
جس نے بھی کہنا مانا دل کا

محلے والوں کو یہ سونے نہیں دیتا
راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر چلانا دل کا

کبھی چھیڑا تھا ایسا ترانہ دل کا
کوئی ہو گیا تھا دیوانہ دل کا

وہ تو اب کسی اور کا ہو چکا
بھولے گا نہ اُس سے لگانا دل کا

1

جب سنتے ہیں میری آہ و فغاں
رو پڑتے ہیں زمین و آسماں

پتھر پگھل جاتے ہیں موم کی صورت
سن کر میری درد بھری داستاں

پیڑ پودے بھی گڑگڑانے لگتے ہیں
جب اُن سے کرتا ہوں حالِ دل بیاں

پھول پودے بھی رونے لگیں
جو اُن پہ ہو جائیں میرے زخم عیاں

جس نے اصغرؔ کا یہ حال کیا ہے
اس صنم کو جا کر ڈھونڈوں کہاں

1

جب مل جائے گا چاہنے والا دل کا
رکھ لیں گے کوئی رکھوالا دل کا

کسی سے دل ملنے کی دیر ہے
اُسے تھما دیں گے تالا دل کا

اس سے پہلے کے تاریکی بڑھ جائے
بڑھا دیں گے اُجالا دل کا

آج آنکھوں سے خون رستا ہے
پھوٹ گیا ہوگا کوئی چھالا دل کا

اپنے دل کی دیکھ بھال کیا کر اصغؔر
یہ نہ ہو کہیں ہو جائے دیوالہ دل کا

1

❁

جن کی غموں سے دوستی نہیں ہوتی
انہیں نصیب سچی خوشی نہیں ہوتی

جو کسی دُکھی کے کام نہ آئے
ایسی زندگی کوئی زندگی نہیں ہوتی

لبوں پہ کلمہ آستین میں خنجر
اس طرح کی بندگی نہیں ہوتی

جن کے کپڑے اُجلے دل میلے ہوں
ان کی باتوں میں دل کشی نہیں ہوتی

کم ظرف لوگ دل دُکھاتے رہتے ہیں
اصغرؔ سے کسی سے بے رُخی نہیں ہوتی

☆☆

1

تنہائی کی ناگن سے نہ ڈسوا مجھے
یوں تنہا چھوڑ کر تو نہ جا مجھے

اگر تجھے مجھ سے کوئی شکایت ہے
ایک بار تو وہ بات بتا مجھے

یہ درد میں سہہ نہ پاؤں گا
زہرِ جدائی تو نہ پلا مجھے

دل سے سارے شکوے مٹا کر
آ سچے دل سے گلے لگا مجھے

☆☆

1

✿

زندگی میں اتنے زیادہ ہیں غم
درد بانٹنے والا کوئی نہیں صنم

اُدھر وہ ہم سے روٹھے ہیں
ادھر اپنے آپ سے ہم ہیں برہم

اس کی اک نگاہ کا محتاج
شائد مجھ پہ ہو جائے نگاہِ کرم

ہم تو دل کے ہیں ذرا نرم
مزاج ان کا ہے بڑا گرم

اب اور نہ ستاؤ مان بھی جاؤ
رکھ لو اصغرؔ کی محبت کا بھرم

☆☆

1

✿

اپنے دل کا وہ مجھے مکان دے گیا ہے
سدا یہیں رہو یہ زبان دے گیا ہے

سوچتا ہوں یہ سب کب پورے ہوں گے
جو وہ اتنے سارے ارمان دے گیا ہے

وہ ایک دن لوٹ کر آئے گا ضرور
عدالت میں وہ یہ بیان دے گیا ہے

اب جو میرا ہے سب اُس کا ہے
وہ ہر شے کا لگان دے گیا ہے

اب ساری دنیا جانتی ہے مجھے
مجھ کو وہ ایسی پہچان دے گیا ہے

ہر مصرعے ہر شعر میں اس کا ذکر
میری شاعری کو نیا عنوان دے گیا ہے

☆☆

1

ایسی ہیں اس کی مستانی آنکھیں
ہیں میری جانی پہچانی آنکھیں

پہلی ہی نگاہ میں کام تمام کرتی ہیں
کچھ ایسی ہیں وہ تیر کمانی آنکھیں

جب مجھے اُن حسین آنکھوں کا خیال آتا ہے
پھر ہو جاتی ہیں پانی پانی آنکھیں

اُن آنکھوں کو جب پیار سے دیکھا
وہ سنانے لگیں اپنی کہانی آنکھیں

جب وہ آنکھیں بدلیں تو خیال آیا
کتنی جلد ہو جاتی ہیں بیگانی آنکھیں

☆☆

1

جب یاد آتا ہے کسی سے لگانا دل کا
اب تو وہ یادیں ہیں خزانہ دل کا

کوئی پیار سے جو پیش کرے
ہمیں آتا نہیں ٹھکرانہ دل کا

کسی کو پرکھے بنا دل دے دیتا ہوں
حقیقت میں ہوں بڑا انجانہ دل کا

وہ غیر قانونی قبضہ جما بیٹھے ہیں
اب ناممکن ہے چھڑانا دل کا

جب ان کے کوچے میں چلا جاتا ہے
پھر مشکل ہو جاتا ہے لوٹ کر آنا دل کا

انہیں یہاں آنے میں دقت نہ ہو
اب پڑے گا بائی پاس کرانا دل کا

☆☆

1

✿

ہماری اُن سے دوری ہو گئی ہے
ملنے سے مجبوری ہو گئی ہے

آنکھوں کو کوئی منظر نہیں بھاتا
مختصر سی زندگی ادھوری ہو گئی ہے

دل کا سکون گنوایا تھا لیکن
اب جگر میں بھی کمزوری ہو گئی ہے

شبِ ہجر روتے گزر جاتی ہے
جیسے آنکھوں سے نیند چوری ہو گئی ہے

ہم دونوں دکھی ہمارے رقیب خوش
چلو ان کی حسرت تو پوری ہو گئی ہے

☆☆

1

مطلب کے دوست تو بے شمار ملتے ہیں
قسمت والوں کو سچے یار ملتے ہیں

ہم جن کی راہوں میں پھول بچھاتے ہیں
انہی سے بدلے میں خار ملتے ہیں

کوئی درد کا قافلہ گزرا ہے دل سے
یہاں ہر سمت زخموں کے انبار ملتے ہیں

جو عہد نبھانے کی قسمیں کھاتے رہے
آج وہی ہو کر شرم سار ملتے ہیں

شبِ ہجر طویل ہوئی جاتی ہے مگر
اُن کے آنے کے کوئی نہ آثار ملتے ہیں

حضور اصغرؔ سے ایسی کیا خطا ہوئی
جو آپ مجھ سے نہ میری سرکار ملتے ہیں

☆☆

1

یہاں قدم قدم پہ نئے فنکار ملتے ہیں
مگر خوش نصیبوں کو سچے یار ملتے ہیں

ہمیں تم سے کوئی گلہ نہیں دوست
آپ کیوں ہو کر شرم سار ملتے ہیں

حضور! آپ جیسوں کی ہمیں کیا کمی
ایک مانگیں تو کئی ہزار ملتے ہیں

بے وفاؤں کی دنیا میں وفا نہ ڈھونڈ اصغرؔ
یہاں بہت کم لوگ وفادار ملتے ہیں

1

سرِ ساحل موجوں سے تیری باتیں ہوتی ہیں
یوں ہی بسر میرے دن اور راتیں ہوتی ہیں

بادل چاند ستارے بھی روتے ہیں
کچھ ایسی کربناک وہ ساعتیں ہوتی ہیں

میرے پاؤں میں مجبوری کی زنجیریں ہیں
اب خوابوں میں تم سے ملاقاتیں ہوتی ہیں

میں یہ کہہ کر دل کو سمجھا لیتا ہوں
کہ محبت میں آزمائشیں ہوتی رہتی ہیں

1

ان کے حُسن پر میرے پیار کا جمال آ ہی گیا
آخر ہمیں بھی دل جیتنے کا کمال آ ہی گیا

آج بڑے دنوں بعد انہیں میرا خیال آ ہی گیا
خوشی سے میرے چہرے پہ جلال آ ہی گیا

میرا دل جب مسرت سے جھومنے لگا
مجھے ایسا لگا کہ لمحہ وصال آ ہی گیا

اشکوں کی کچھ ایسی رِم جھم ہوئی
ان کا خیال آتے ہی دل میں اُبال آ ہی گیا

1

تم مجھ پہ اتنا احسان کر دو
میرے نام دل کا مکان کر دو

میرے دل میں کوئی حسرت نہ رہے
ایسا کرو پورے سارے ارمان کر دو

مجھے غموں کی دھوپ نہ ستا سکے
میرے سر پہ اُلفت کا سائبان کر دو

میں تمہیں اداس نہیں دیکھ سکتا
اپنے سارے رنج و الم مجھے دان کر دو

1

ہم کچھ اس طرح جشنِ نیا سال کرتے ہیں
ان کی جدائی میں رو رو کر برا حال کرتے ہیں

پہلے ایک کارڈ تو بھجوا دیا کرتے تھے
اب کچھ بھی نہ وہ ارسال کرتے ہیں

نہ جانے وہ مجھ سے کیوں خفا ہیں
اب وہ ربط نہ بحال کرتے ہیں

کاش کوئی اُن سے جا کے کہہ دے
وہ کیوں اصغرؔ کا جینا محال کرتے ہیں

1

ذہن کو اس کے خیال میں لگائے رکھتا ہوں
دل کی حالت زمانے سے چھپائے رکھتا ہوں

زندگی کے ساگر میں ہلچل مچی رہتی ہے
میں اپنی کشتی پہ بادبان سجائے رکھتا ہوں

یہ کسی کو دل میں آنے سے روک نہ دے
درباں کو باتوں میں لگائے رکھتا ہوں

میرے مقدر کے ستارے گردش میں ہیں
میں ہر کسی سے بات بنائے رکھتا ہوں

اس کے چہرے کو دیکھ کر سکون ملتا ہے
اُس کی تصویر آنکھوں سے لگائے رکھتا ہوں

☆☆

1

یہ جو شکوے شکائتیں بار بار کرتے ہو
یوں کیوں ہمیں شرم سار کرتے ہو

ہم سے اتنی بے رُخی بھی اچھی نہیں
ایسے کیوں ہمارا جینا دشوار کرتے ہو

تمہارے جی میں جو آئے کہہ دیتے ہو
ہماری باری آئے تو اختیار راہِ فرار کرتے ہو

تمہارے پاس تو باتوں کا خزانہ ہو
مگر ہر ایک بات بے کار کرتے ہو

تمہاری آنکھیں یوں خنجر سے کم نہیں
کاجل ڈال کر کیوں انہیں تلوار کرتے ہو

نہ ملتے ہو نہ صاف انکار کرتے ہو
اصغرؔ سے کیوں ایسا سلوک سرکار کرتے ہو

☆☆

بڑا ناز ہوا کرتا تھا جن کی قربت پر
آج وہی نہیں آتے میری تربت پر

وہ اتنے جلد بھلا کیسے بدل گئے
ہمیں بھروسہ تھا جن کی اُلفت پر

مقدر نے تو ہمیں درد ہی بانٹے
ہم صبر کرتے رہے ہر مصیبت پر

اشکوں کو امرت سمجھ کر پیتے رہے
ہمیں کون درد دیتا ہماری ہمت پر

جس نے اصغرؔ کی روودادِ غم سنی
اسے فسانے کا گماں ہوا حقیقت پر

☆☆

1

فقط تیری ہی جستجو کرتا ہوں
ہر پل تجھے پانے کی آرزو کرتا ہوں

جب کبھی تجھ سے بات نہیں ہوتی
پھر تیری تصویر سے گفتگو کرتا ہوں

تیری فرقت میں راتوں کو رو رو کر
اپنی آنکھوں کو لہو لہو کرتا ہوں

اپنی تصویر کو سامنے رکھ کر
اس طرح آنکھوں کا وضو کرتا ہوں

اک پیار ہی تو مانگا ہے تم سے
میں کب آرزوئے رنگ و بو کرتا ہوں

☆☆

1

جب وعدہ نبھانے کی ٹھان لیتے ہیں
پھر ہتھیلی پہ رکھ جان لیتے ہیں

یاری پہ کوئی حرف نہ آنے پائے
یار کی خاطر سر پہ کفن تان لیتے ہیں

کسی دوست کو ہم سے کتنا پیار ہے
اس کا چہرا دیکھ کر پہچان لیتے ہیں

موسمِ سرما کی طویل راتوں میں
تیری یادوں کی چادر تان لیتے ہیں

دو دلوں کا رشتہ اعتبار پہ ہوتا ہے
ایسے بندھن میں نہ ہم زبان لیتے ہیں

☆☆

1

❁

تیرے بن نئے سال میں اُداس ہوں
آ گلے میں باہیں ڈال میں اُداس ہوں

جب کبھی تمھیں کام سے فرصت ملے تو
کر دے ایک فون کال میں اُداس ہوں

میں نے تیری امانت تجھے لٹانی ہے
آ کر درد اپنے سنبھال میں اداس ہوں

کیا کیا نہ کیا تجھے بھلانے کی خاطر
کیسا ماحول ہو ہر حال میں اداس ہوں

1

آ بھی جاؤ موسم بہار ہے اسے کہنا
ہمیں اس کا انتظار ہے اسے کہنا

زندگی میں قدم قدم پہ امتحان ہیں
راستہ بڑا دشوار ہے اُسے کہنا

میرے دوست کم دشمن بے شمار ہیں
ان کی لمبی قطار ہے اُسے کہنا

دردِ ہجر کو اشعار میں پرونا
اب یہی کاروبار ہے اُسے کہنا

ہمیں کبھی آزما کر دیکھ لینا
یہ زندگی اس پہ نثار ہے اُسے کہنا

☆☆

1

آج تو میری محبت کی کہانی سن لے
کیسے بیتی میری جوانی سن لے

ایک پل خوشی کا نہیں دیکھا
روتے گزری ہے زندگانی سن لے

ہمارے درمیاں بڑے عہد و پیاں ہوئے
ادھوری رہی پریم کہانی سن لے

میں جسے اپنا پیار سمجھتا رہا
وہی اس بات سے رہی انجانی سن لے

اشکوں سے شروع اشکوں پہ ختم
یہ کہانی ہے بڑی پرانی سن لے

☆☆

1

میرے دل کے دشت میں بیابانی بہت ہے
اسے سجانے کے لیے ایک رانی بہت ہے

زندگی کے ہر دن کو آخری دل سمجھ
جو اللہ کی یاد میں گزرے وہ زندگانی بہت ہے

محفل میں سامعین کیسے نہ متاثر ہوں
میرے اندازِ بیاں میں شعلہ بیانی بہت ہے

اصغرؔ جیسے غریب انسان کے لیے
کسی معصوم دل کی میزبانی بہت ہے

1

میں بے سہارا وہ سہارا میرا
میں چاند ہوں وہ ستارا میرا

دنیا میں اُس کے دل کے سوا
کسی اور دل میں نہیں گزارا میرا

ہم دونوں سدا ساتھ رہتے ہیں
میں سمندر ہوں وہ کنارا میرا

میں اپنے آپ میں ایک انجمن
اور وہ ہے ایک ادارہ میرا

1

❁

مجھے چہرہ اس کا یاد رہتا ہے
میرا دل خوشی سے آباد رہتا ہے

اسے میرا خیال نہیں آتا کبھی
جس کی یاد میں اصغر ناشاد رہتا ہے

ایک بار تو مل جاؤ خدا کے لیے
دلِ بے قرار کرتا یہی فریاد رہتا ہے

مجھے اپنی محبت کا اسیر بنا کر
خود وہ پھرتا آزاد رہتا ہے

ہر گھڑی ہچکیاں جو آتی ہیں
لگتا ہے اصغرؔ کسی کو یاد رہتا ہے

☆☆

1

✿

دل سے دل کے تاروں کو ملاؤ تو بات بنے
جو دل میں ہلچل مچادے ایسا ساز بجاؤ تو بات بنے

آپ برا نہ منانا دلوں کا چرانا قصہ ہے پرانا
کسی دل کو جیت کر دکھاؤ تو بات بنے

زخم دینا تو بڑی معمولی سی بات ہے
کبھی ان پہ مرہم بھی لگاؤ تو بات بنے

روز مرہ کی اُداسی میں کیا رکھا ہے
تم بھی خوشی کے نغمے گاؤ تو بات بنے

ایک بار کا ملنا کوئی ملنا نہیں جاناں
سدا کے لیے اصغرؔ کے ہو جاؤ تو بات بنے

☆☆

1

پھولوں سے پیاری نزاکت ہے اُس کی
میرا پیار ہی طاقت ہے اس کی

دو جہاں کی ہر شئے سے پیاری
میرے لیے محبت ہے اس کی

اور کسی کا ساتھ نہیں چاہیے مجھے
میرے لیے کافی نسبت ہے اس کی

اصغرؔ جیسے دیوانے کو جو دل دیا ہے
یہ بہت بڑی سخاوت ہے اس کی

☆☆

1

سرِ محفل مجھے کبھی شرمندہ نہ کرنا
دل دکھانے والی بات آئندہ نہ کرنا

میرا دل اپنے قفس میں قید رکھنا
زندگی بھر آزاد یہ پرندہ نہ کرنا

میرے جذبات گہری موت سوئے ہیں
اپنے پیار سے انہیں زندہ نہ کرنا

محبت میں غلو اچھا نہیں ہوتا
کوئی کام حد سے زیادہ نہ کرنا

جسے تم پورا نہ کر سکو اصغرؔ
تم کسی سے ایسا وعدہ نہ کرنا

☆☆

1

❁

پوچھا یہ آسماں کب جی بھر کے روتا ہے
جواب آیا جب کوئی اس سے خفا ہوتا ہے

پوچھا یہ بادل کیوں اتنی زور سے گرجتا ہے
جواب آیا یہ بھی کسی کو یاد کرتا ہے

پوچھا دل کی دھڑکنیں تیرا نام لیتی ہیں
جواب آیا میری دھڑکنیں تجھے صدا دیتی ہیں

کہا میری نیندیں کسی نے چرا لی ہیں
جواب آیا میری بھی کسی نے اُڑا لی ہیں

پوچھا بتاؤ محبت کا آخر انجام کیا ہوتا ہے
جواب آیا حسیں یادیں عاشق کا انعام ہوتا ہے

★★

1

❁

پوچھا مجھ سے کیوں روٹھے ہو جناب
جواب آیا تم بہت بڑے جھوٹے ہو جناب

کہا دیکھو خدا بھی خطائیں معاف کرتا ہے
جواب آیا مگر تو نہ دل صاف کرتا ہے

پوچھا میرے خط کا جواب کیوں نہیں دیا
جواب آیا جا ہم نے تجھ سے ترکِ تعلق کیا

پوچھا کیا آخری پیغام ہے اصغرؔ کے لیے
جواب آیا اسے تلقین ہے صبر کے لیے

1

اُن کا نامہ لے کر آیا ہے نامہ بر
عید کے دن وہ آئیں گے میرے گھر

خوشی کے مارے دل جھوم رہا ہے
محبت بھرا خط ان کا پڑھ کر

اُن کی دید کی میری پیاسی آنکھیں
اُس روز انہیں دیکھیں گی جی بھر کر

میرا من ملن کے گیت گا رہا ہے
قدم ٹِکتے نہیں ہیں زمیں پر

ابھی عید میں کچھ دن باقی ہیں
اے بے قرار تھوڑا تو صبر کر

☆☆

1

✵

ہم اس طرح اپنا وقت کاٹتے رہتے ہیں
میں اور چاند اپنے غم بانٹتے رہتے ہیں

وہ ہماری بزم میں نہیں آتے
ہم جن کی خاطر محفلیں سجاتے رہتے ہیں

صابر ہیں صبر کرنا شیوہ ہے ہمارا
دنیا والے ہم پہ ستم ڈھاتے رہتے ہیں

اپنی زندگی میں غم کے سوا کچھ نہیں
دنیا میں ہم خوشیاں بانٹتے رہتے ہیں

جب ان سے ملیں گے تو کیا کہیں گے
اس طرح کے خیال دل میں آتے رہتے ہیں

نہ جانے یہ پورے ہوں گے کہ نہیں

مگر ہم دونوں پلان بناتے رہتے ہیں

☆☆

چلمن کی اوٹ سے جو اشارات کرتے ہیں
وہی خراب ہماری عادات کرتے ہیں

محبت کے ماروں کی خوشی کے لیے
وہ کبھی ایک مسکراہٹ نہ خیرات کرتے ہیں

خوف کے مارے ہم لب نہیں کھولتے
وہ ہر روز ایک نئ واردات کرتے ہیں

ہم پیار سے انہیں بی بی سی کہتے ہیں
وہ ہماری ہر بات کی نشریات کرتے ہیں

ہمارے درمیاں اُلجھنیں اور بڑھ جاتی ہیں
وہ جب بھی ہم سے مذاکرات کرتے ہیں

☆☆

1

میرے لیے اجنبی ہو پرائے ہو تم
زندگی میں بہار بن کر آئے ہو تم

آنکھوں میں تمہاری صورت بسی ہے
میرے دل و جگر میں سمائے ہو تم

میں کسی اور کا تصور نہیں کر سکتا
میرے ذہن میری سوچوں پہ چھائے ہو تم

تمہاری حالت سے یوں لگتا ہے
کہ میری طرح حالات کے ستائے ہو تم

اصغرؔ سے دور جانا تو آسان ہے
مگر مجھے نہ بھول پائے ہو تم

☆☆

1

تیرے پیار میں کوئی کتنے غم سہہ گیا ہے
کیا ابھی کچھ اور کرنا باقی رہ گیا ہے

میری پلکوں پہ تیری یادوں کا آنسو رُکا تھا
یادوں کے ساتھ وہ بھی بہہ گیا ہے

تم نے توڑ دیئے سبھی عہد و پیماں
دل لے کر اب مکرنا رہ گیا ہے

پیار کے شجر پہ جو محبت کا ثمر تھا
بہار آنے سے قبل وہ شاخ سے ڈھ گیا ہے

اُلفت میں جدائی کے سوا کچھ نہیں ملتا
پتے سے گرتے شبنم کا قطرہ کہہ گیا ہے

اصغرؔ کو کوئی آپ سے رہنما نہ ملا
میرا فن نکھرتے رہ گیا ہے

میرے ذہن میں جو رہتا تھا خیال کی طرح
زندگی میں آیا ہے نئے سال کی طرح

اس کے آتے ہی زندگی میں عروج آ گیا
اس کے بنا جو گزر رہی تھی زوال کی طرح

ہمارا ملنا اک خواب لگتا ہے
اس کا ہجر تھا وصال کی طرح

اب آنکھوں سے دور جانے نہ دوں گا
اسے ساتھ رکھوں گا یرغمال کی طرح

اس نے مجھے پیار کی دولت بخشی
وگرنہ اصغرؔ جی رہا تھا کسی کنگال کی طرح

1 ☆☆

جان سے بھی پیارا ہے دین و ایماں ہمارا
فقط صرف اسلام ہے دل و جاں ہمارا

یہ اسلام کی محبت ہے کہ جس سے
زیست کا ہر پل ہے نور و عرفاں ہمارا

مسلمانوں کو مٹانے والے خود مٹ جائیں گے
اس بات پہ ہے پختہ ایماں ہمارا

اسلام دشمن کبھی یہ نہ سمجھیں
کہ دنیا میں کوئی نہیں میر کارواں ہمارا

☆☆

1

✻

جو شخص میرے دشتِ جاں میں رہتا ہے
وہ ہر گھڑی حفظ و ایماں میں رہتا ہے

وہ ایک پل بھی مجھے تنہا ہونے نہیں دیتا
میرے ساتھ غمِ دوراں میں رہتا ہے

کوئی اور اسے دیکھ نہیں سکتا
وہ میرے دل کے آشیاں میں رہتا ہے

ہم دونوں کی ایک ہی منزل ہے
وہ میرے ساتھ ہر کارواں میں رہتا ہے

اسے بھولوں تو میرا دم نکل جائے
وہ میری سانسوں کے درمیاں میں رہتا ہے

☆☆

محبت میں ہمیشہ اعتدال رکھنا
لبوں پہ کوئی نہ سوال رکھنا

اس کھیل میں جان بھی جا سکتی ہے
اس میدان میں قدم دیکھ بھال رکھنا

ہنسی کے پردے میں غم چھپا لینا
دل میں کبھی نہ کوئی ملال رکھنا

پیار کرنے والے بڑے حساس ہوتے ہیں
ایسی باتوں کا ذرا خیال رکھنا

محبت میں بڑے امتحاں آتے ہیں
تم دل اپنا سنبھال رکھنا

1 ☆☆

ہم دنیا میں آئے تھے ہنسنے ہنسانے کو
اب ترس رہے ہیں مسکرانے کو

چار دن کی زندگی لے کر آئے تھے
اب جی نہیں چاہتا لوٹ جانے کو

جہاں مسافر جیسی زندگی گزرے
انسان کیا کرے ایسے ٹھکانے کو

کوئی زندگی میں آیا تھا پل بھر
ایک مدت لگی اسے بھلانے میں

جو دیپ جلایا تھا روشنی کے لیے

اسی چراغ سے آگ لگی آشیانے کو

☆☆

وہ آئے ہیں میرے دل کے گاؤں میں
کوئی کانٹا نہ چبھنے پائے ان کے پاؤں میں

ان ہونٹوں کی وہ پیاری سی مسکان
اسے کیسے بھول جاؤں میں

ان کا پیار جو دل سے بھلاؤں میں
خدا کرے اس دنیا سے گزر جاؤں میں

وہی میرا پیار وہی میری زندگی
یہ بات کیسے انہیں سمجھاؤں میں

☆☆

1

دیکھ لیا ہے محبت کا اعتراف کر کے
پچھتا رہا ہوں جذبات کا انکشاف کر کے

میں جسے اپنا مسیحا سمجھتا رہا
وہی چلا گیا دل میں شگاف کر کے

وہ خوش ہے زمانے کو میرے خلاف کر کے
میں پھر بھی اسے ملتا ہوں دل صاف کر کے

کسی سے انتقام لینے میں وہ بات کہاں
جو سکوں ملتا ہے کسی کو معاف کر کے

☆☆

1

وہ شخص میرے دل کو بھایا بہت ہے
جو اپنا ہوکر بھی پرایا بہت ہے

میں آج بھی اسے دُعائیں دیتا ہوں
جس نے مجھے رُلایا بہت ہے

یہ اسے بھولنے کا نام نہیں لیتا
دلِ ناداں کو سمجھایا بہت ہے

کون کہتا ہے کہ میں مفلس ہوں
میرے پاس پیار کا سرمایہ بہت ہے

اصغرؔ جیسے اناڑی انسان کو
دنیا والوں نے سکھایا بہت ہے

☆☆

اے خدا! کچھ ایسا میرا مقدر کر دے
اس کے دل میں میرا گھر کر دے

جو آنکھیں اسے دیکھنے کی تمنا نہ کریں
بے شک ان آنکھوں کو پتھر کر دے

اب اور دوری سہی نہیں جاتی
انتظار کی گھڑیاں مختصر کر دے

مجھے اس سے کتنا پیار ہے
اس بات سے اسے باخبر کر دے

اے خدا! اسے سلامت رکھنا
چاہے تو مجھ کو دربدر کردے

☆☆

کبھی تیری میری ملاقات ہو
نہ ٹوٹنے والا ساتھ ہو

موسم سرما کی طویل رات ہو
دھیمی دھیمی برسات ہو

تیری زُلفوں کے سائے میں زندگی گزرے
اگر ایسا ہو تو کیا بات ہو

تیرا پیار بھلا کر زندہ رہوں
میری زندگی میں ایسی نہ کوئی ساعت ہو

دنیا بھر کی خوشیاں تیرے قدم چومیں
مسرتوں بھری تیری حیات ہو

☆☆

اپنا دل میرے نام کر دو
خوشیوں سے میرا دامن بھر دو

دنیا میں میرا کوئی ٹھکانہ نہیں
اپنے دل کے پلاٹ میں گھر کر دو

چاند ستارے تیری مانگ میں بھر دوں
تم میرا ساتھ جو زندگی بھر دو

تنہا زندگی گزاری نہیں جاتی
تم اپنی محبت میرے نام کر دو

تم کس حال میں ہو دوست
اصغرؔ کو اپنی کوئی خبر دو 1

☆☆

وہ سمجھتے ہیں کہ ہم بے وفا ہیں
خدا جانتا ہے ہم بے خطا ہیں

میرے دردِ دل کی وہی دوائیں
ادھر ہم اکیلے اُدھر وہ تنہا ہیں

انہیں روٹھنے کا پورا حق ہے
وہ ہمارے پیارے دل رُبا ہیں

مگر وہ یہ بات بھلا کیا جانیں

کہ وہ اصغرؔ کے کیا ہیں

☆☆

کوئی شکوہ نہ شکایت ہے تم سے
مجھے بے حد محبت ہے تم سے

غم مجھے وراثت میں ملے ہیں
زندگی کی ہر مسرت ہے تم سے

میں کتنا خوش نصیب ہوں
جو مجھے نسبت ہے تم سے

میری ویران زندگی کو

ملی پیار کی نعمت ہے تم سے

ہر کسی سے خفا رہتا ہوں
مگر کتنی ملتی طبیعت ہے تم سے

☆☆

میری اُداسی کا سبب نہ پوچھو
کیوں خاموش ہیں میرے لب نہ پوچھو

تیری فرقت میں میں کیسے جیتا رہا
یہ بات مجھ سے اب نہ پوچھو

پیار ہی دین پیار ہی دھرم
محبت کرنے والوں کا مذہب نہ پوچھو

کروٹیں بدلتے بدلتے سحر ہو جاتی ہے

کیسی گزرتی ہے میری شب نہ پوچھو

کوئی فرہاد کوئی مجنوں کہتا ہے
تم مجھ سے میرا لقب نہ پوچھو

☆☆

جب اس کی سمت خیال کرتا ہوں
پھر رو رو کر برا حال کرتا ہوں

آج کا دن دھیان میں رکھتا ہوں
گزرے کل کا نہ کبھی ملال کرتا ہوں

میری یاد میں وہ بھی اُداس ہو گی
جس کی یاد میں آنکھیں لال کرتا ہوں

اس کی تعریف میں جب شعر کہتا ہوں

وہ پیار سے کہتی ہے کمال کرتا ہوں

وہ اصغؔر پہ ستم کرتے رہتے ہیں
میں ان سے کوئی نہ سوال کرتا ہوں

☆☆

کوئی کیا جانے میرے دل پہ کیا گزری ہے
اب کی بار بھی میری عید تنہا گزری ہے

میرے ساتھ ایسا پہلی بار نہیں ہوا
میری ہر عید اکیلے ہی سدا گزری ہے

آج بھی ان کا کوئی سندیس نہیں لائی
میرے کوچے سے خالی ہاتھ صبا گزری ہے

لگتا ہے وہ کانٹوں کی سیج سے گزری ہے

جو حیات ان سے جدا گزری ہے

اصغرؔ کی فقط عید ہی تنہا نہیں گزری
میری زندگی بھی صورتِ سزا گزری ہے

☆☆

پیار تو کرتا ہے ملنے کا وعدہ نہیں کرتا
خفا رہتا ہے بات زیادہ نہیں کرتا

پیار میں کنجوسی سے کام لیتا ہے
محبت کے لیے دل کشادہ نہیں کرتا

ہر بار بڑے پیار سے ٹال دیتا ہے
زندگی بھر ساتھ نبھانے کا وعدہ نہیں کرتا

اس کے لیے دل کا دروازہ کھلا رہتا ہے

وہ میرے دل میں اپنا جادہ نہیں کرتا

مجھ سے کوئی تعلق بھی رکھنا نہیں چاہتا
مگر خود کو میری ذات سے علیحدہ نہیں کرتا

☆☆

جب سے اس کے حسن پہ پڑی ہے نظر
میں ہو گیا ہوں اپنی ہستی سے بے خبر

میری دُعاؤں کا کچھ ایسا ہوا ہے اثر
مجھے مل گیا ہے میرے خوابوں کا پیکر

میرے پیار نے مجھے ذرے سے آفتاب بنایا
میں بن گیا ہوں قطرے سے سمندر

جسم میں روح کی طرح بسے ہو جانم

ایسا آشیانہ چھوڑ کر تم جاؤ گے کدھر

پیار کی راہوں میں ذرا سنبھل کر چلنا
سنا ہے یہ راستے ہیں بڑے پُر خطر

☆☆

وہ جب پوچھ لیتے ہیں حال میرا
آب میں ڈوب جاتا ہے آنکھوں کا جزیرہ

میں انہیں بھولنا چاہتا ہوں تو بھلا نہیں سکتا
آنکھوں کے سامنے رہتا ہے ان کا چہرہ

میری آنکھوں میں ان کی تصویر بسی ہے
ایک دن یہیں ہو جائے گا ان کا بسیرا

میں انہی کے خیالوں میں ڈوبا رہتا ہوں

خبر نہیں ہوئی کب شام ہوئی کب ہوا سویرا

1

ان کے دل میں اگر جگہ مل جائے
میں وہیں پہ لگا لوں گا اپنا ڈیرہ

☆☆

ہر پل ذکر تیرا ہے میرے گھر میں
تیری یادوں کا ڈیرہ ہے میرے گھر میں

نہ تم آتے ہو نہ کوئی خوشی آتی ہے
غموں کا پہرہ ہے میرے گھر میں

میرے در و بام سے تیری خوشبو آتی ہے
لگتا ہے تیرا بسیرا ہے میرے گھر میں

میرے در و دیوار کو روشن کر دے
تیرے بن اندھیرا ہے میرے گھر میں

عید کے دن جب تم میرے گھر آؤ گے
پھر ہو جائے گا سویرا میرے گھر میں

جب تک تیرا نام وردِ زباں رہتا ہے
میرے دل میں بہاروں کا سماں رہتا ہے

لوگ پوچھتے ہیں تیرا یار کہاں رہتا ہے
کہہ دیتا ہوں میرے دل میں پنہاں رہتا ہے

تجھے یاد کر کے مجھے دُکھ تو ہوتا ہے
ایسا کرنے سے درد میرا جواں رہتا ہے

جب تک تم میرے تصور میں ہوتے ہو
مجھ سے دور غمِ دوراں رہتا ہے

اصغرؔ کا دل ایسا پیار بھرا ساگر ہے
جس میں تیری محبت کا طوفاں رہتا ہے

میری کتابِ محبت زیست کا عنوان کوئی نہیں
دل میں رہنے والا مہمان کوئی نہیں

جسے خدا سے مانگا جب وہی نہ ملا
اب میرے ٹوٹے دل میں ارمان کوئی نہیں

دنیا میں سب مطلب کے یار ملے
جھوٹے لوگوں سے ملا فیضان کوئی نہیں

غم کے صحرا میں بھٹکا ہوا مسافر ہوں
دور دور تک جس کی منزل کا نشان کوئی نہیں

جس نے بھی کسی انسان کا دل توڑا
دنیا میں اسے ملی امان کوئی نہیں

درد اتنے زیادہ ہیں زیست کے افسانے میں
قلم بھی روتا ہے انہیں کاغذ پہ لانے میں

لوگ مصروف رہتے ہیں دلوں کو دکھانے میں
اب سچی محبت ملتی نہیں زمانے میں

اپنے گریباں میں کوئی جھانکتا نہیں
لگے رہتے ہیں دوسروں پہ اُنگلیاں اُٹھانے میں

انسان کیوں انسان سے خفا رہنے لگا ہے
کوئی برائی نہیں ہے ذرا مسکرانے میں

کچھ دنوں بعد عید بھی آنے والی ہے
اسے ملنے چلا جاؤں گا اسی بہانے میں

میرے دل میں ہیں جو پیار کے راستے
دن رات کھلے رہتے ہیں تمہارے واسطے

میرے دل کی ندا تجھ تک پہنچے گی ضرور
ہم ہر پل رہتے ہیں تمہیں پکارتے

مجھے تم سے بہت کچھ کہنا ہے جاناں
یہ بوجھ میرے دل سے کیوں نہیں اتارتے

تم میرے گھر آنے کا نام نہیں لیتے
ہم رہتے ہیں پھولوں سے راہیں سنوارتے

دل کی مسرتیں دل میں رہ گئیں اصغرؔ
بڑا ارمان تھا تیرے ساتھ زندگی گزارتے

☆☆

اے بادِ صبا! اتنا کہنا میرے یار سے
آ جا دونوں عید منائیں بڑے پیار سے

تجھ بن کیسے جیئے جا رہا ہوں میں
کوئی پوچھے میرے دلِ سوگوار سے

میری عید بھی خوشیوں بھری ہو جائے
جو تم چلے آؤ سات سمندر پار سے

اس عید کا کیا مزہ جو تنہا گزرے
عید تو ہوتی ہے وصلِ یار سے

ایک فرمائش کرتے ہیں پیار سے
ایک بار تو مل جاؤ اصغؔر خاکسار سے

جب دیکھوں اس کی آنکھیں شرابی
طاری ہو جاتی ہے مجھ پہ نیم خوابی

ہماری زبان میں لکنت سی ہونے لگی
دیکھ کر اس ستم گر کی حاضر جوابی

غموں نے اسے نڈھال کر دیا ہے
غم کے عالم میں بھی رہتی ہے مسکراتی

جس کی باتوں میں تھی بڑی بے حجابی
آج وہی بات کرتے ہوئے ہے شرماتی

میرے خط کا وہ کبھی جواب نہیں دیتی
اسی لیے بھیجتا ہوں ساتھ لفافہ جوابی

☆☆

درد میرے دل کے اندر رہتا ہے
آنکھوں میں بھی سمندر رہتا ہے

میرے در و دیوار کی حالت دیکھ کر
لوگ پوچھتے ہیں کیا یہاں کوئی قلندر رہتا ہے

جب کسی سے پہلی بار نگاہیں ملتی ہیں
پھر زندگی بھر یاد وہ منظر رہتا ہے

میرے دل سے جب اس کا گزر ہوتا ہے
میرا تن من خوشبو سے معطر رہتا ہے

وہاں تیری یادیں بکھری پڑی ہیں
جس گھر میں تیرا یار اصغرؔ رہتا ہے

رشتہ ہے ان سے پرانا میرا
ان کی محبت ہے خزانہ میرا

جب بیتے سمے یاد آتے ہیں
اشکوں سے بھیگ جاتا ہے سرہانہ میرا

اُن کی محبت کا مجھے یہ صلہ ملا
دُشمن ہو گیا ہے یہ زمانہ میرا

زہے نصیب! جو ان کے دل میں جگہ ملی
وگرنہ نہ کوئی گھر تھا نہ ٹھکانہ میرا

ان کی یادوں میں کھویا رہتا ہوں
یوں سمے بیت جاتا ہے سہانا میرا

☆☆

عید کے دن میرا دل تڑپتا رہا
تمھیں ملنے کو یہ ترستا رہا

تم نہ آئے تمھیں نہ آنا تھا
میں دن بھر تمھاری راہ تکتا رہا

انتظار کی چنگاری شرارہ بن گئی
میں اس کی آگ میں جلتا رہا

لوگ عید کی خوشیاں مناتے رہے
میں اشکوں سے آنکھیں تر کرتا رہا

تم کیا جانو میرے دل پہ کیا گزری ہے
اب کی بار بھی عید تنہا گزری ہے

عید کے دن میرے گھر کی ویرانی دیکھ کر
وہاں سے روتے ہوئے بادِ صبا گزری ہے

تیرے بن میری جتنی بھی عمر گزری ہے

اس کی ہر گھڑی صورتِ سزا گزری ہے

اصغرؔ کے لیے یہ کوئی نئی بات نہیں
میری ہر عید تجھ سے جدا گزری ہے

☆☆

عید کے دن بھی تنہا ہوں
دیکھو میں پھر بھی جی رہا ہوں

تیری عید خوشیوں بھری گزرے
رب سے مانگتا یہ دُعا ہوں

اشکوں کا سمندر پی گیا

میں ایک ایسا دریا ہوں

مجھے اس بات کا غم ہے
کہ عید کے دن تم سے جدا ہوں

تم سے شکوہ نہ شکایت
میں اپنے مقدر سے خفا ہوں

☆☆

ہمیں تم سے محبت ہے یہ بتائیں کیسے
اپنی سچی محبت کا یقین دلائیں کیسے

ہم چاہتے نہیں کہ تیری جستجو کریں
مگر یہ دل نہیں مانتا اسے سمجھائیں کیسے

اب ایک پل کی دوری بھی گوارا نہیں

تو ہی بتا تیرے پاس ہم آئیں کیسے

1

جب قربت میں ہوں ہزاروں فاصلے
ان دوریوں کو ہم مٹائیں کیسے

دلِ برباد کی بربادی نہیں دیکھی جاتی
یہ بہلتا ہی نہیں اسے بہلائیں کیسے

☆☆

ہم تو پچھتا رہے ہیں اندھیروں سے دوستی کر کے
گھر اپنا جلا کر دیکھیں گے روشنی کر کے

ہم تم سے پیار کرتے ہیں کرتے رہیں گے
تمہیں کیا ملتا ہے ہم سے بے رُخی کر کے

تمہارے چمن کے پھول تم کو مبارک ہوں

ہم خوش ہیں کانٹوں کے درمیاں بسر زندگی کر کے

میری تمام خوشیاں تمہارے دم سے ہیں
تم چلے نہ جانا ویران دل کی بستی کر کے

☆☆

کچھ اس طرح کی اپنی زندگی ہے
دل میں غم آنکھوں میں نمی ہے

جب تک تمہارا درد ساتھ ہے
تب تک ہمیں کس بات کی کمی ہے

خوشی کے ساتھ غم بھی ملتے ہیں
حقیقت میں اسی کا نام زندگی ہے

میں کیسے تجھے دل سے جدا کر دوں
تو میری سانسوں میں بسی ہے

اصغرؔ بھی دُکھی ہے تو بھی دُکھی ہے
رقیبوں کو اس بات کی خوشی ہے

یہ حقیقت میں دل دیتا ہے
اصغرؔ دل کا بڑا سخی ہے

میری زندگی میں جتنے ہیں غم
وہ تیری جدائی کے غم سے ہیں کم

مجھے گھیرے رکھتے ہیں رنج و الم
نہ جانے کب آئیں گے پیار کے موسم

اپنے دیوانے پہ کر دو اتنا کرم
زندگی بھر کے لیے بن جاؤ میرے صنم

ہر کسی کی زندگی میں لطف و کرم
مگر اپنے مقدر میں کوئی نہیں ہمدم

تیری یاد میں آنکھیں کرتا نہیں نم
اصغؔر کو روتے ہوئے آتی ہے شرم

تیری جُدائی کے غم سے بکھر جاؤں گا
ساگر کی طرح درد سے بھر جاؤں گا

میرے بدن سے تیری خوشبو آئے گی
جب تجھ سے مل کر اپنے گھر جاؤں گا

تیرے غموں کو دامن میں سمیٹ کر
اپنی ہر خوشی تیرے نام کر جاؤں گا

اگر تم نے بھی میرا ساتھ نہ دیا
تو دیکھنا میں دنیا سے گزر جاؤں گا

میرے پاس دنیا بھر کی دولت نہ سہی
مگر اپنی زندگی تیرے نام کر جاؤں گا

وہ زندگی میں آئے خواب کی طرح
دل کا ساز بجنے لگا رباب کی طرح

ستارے بھی ماند پڑ جاتے ہیں
ان کا چہرہ ہے ماہتاب کی طرح

ان کی زُلفیں ہیں کالی گھٹا جیسی
اور ہونٹ ہیں سرخ گلاب کی طرح

1

نہ جانے یہ خواب ہے یا حقیقت
زندگی لگتی ہے اک سراب کی طرح

☆☆

ہم مرے تھے جن کی وفا کے لیے
اب وہی تربت پہ نہیں آتے دُعا کے لیے

چارہ گر بھی جھوٹی تسلیاں دیتا رہا
ہم جس کے پاس جاتے دوا کے لیے

یا تو انہیں دنیا کے کاموں سے فرصت نہیں

یا مجھے بھول گئے ہیں سدا کے لیے

میں ایک گنہگار انسان ہوں
میری قبر کو مزار نہ بنانا خدا کے لیے

شہرِ خموشاں میں وہی تنہا چھوڑ گئے
جو مجھ سے جدا نہ ہوئے تھے ایک لمحہ کے لیے

☆☆

کبھی وفا تو کبھی جفا کرتا ہے
جو بھی کرتا ہے انتہا کرتا ہے

مجھے اپنے رب پہ بھروسہ ہے
جو ہم سب کا بھلا کرتا ہے

میں کسی سے کچھ نہیں مانگتا

میری مدد میرا خدا کرتا ہے

وہ ایک دن خود روتا ہے
جو اوروں پر ہنسا کرتا ہے

☆☆

جب سے زمانے کا پہرہ ہو گیا ہے
ہمارا پیار اور بھی گہرا ہو گیا ہے

دل میں محبت کی جو چنگاری جلائی تھی
جلتے جلتے وہ اب شرارہ ہو گیا ہے

پہلی بار جو ان سے نظریں ملیں

دیکھتے ہی دیکھتے فدا دل ہمارا ہو گیا

غمِ اُلفت کے ساگر میں ایسا ڈوبا
میری کشتی سے دور کنارہ ہو گیا ہے

میرے یار کو اس بات کی کیا خبر
کہ اصغرؔ اس کے بنا بے سہارا ہو گیا ہے

☆☆

محبت میں بڑے امتحان ہوتے ہیں
کئی بار فاصلے بھی درمیان ہوتے ہیں

جنہیں کسی کی محبت راس نہیں آتی
دنیا میں ایسے بھی انسان ہوتے ہیں

جی چاہتا ہے کہ وہ سدا یہیں رہیں

دل میں کچھ ایسے بھی مہمان ہوتے ہیں

1

یہ ضروری نہیں کہ وہ سب پورے ہوں
دل میں جتنے بھی ارمان ہوتے ہیں

ایسے گلستاں کبھی ویراں نہیں ہوتے
جن کے سر پر باغبان ہوتے ہیں

☆☆

سنا ہے ان راہوں میں پیچ و خم بڑے ہیں
ہم پھر بھی محبت کی راہوں پہ چل پڑے ہیں

نہ جانے وہ کب گزریں گے دل کی گلی سے
پھولوں کا گلدستہ لیے ہم راہ میں کھڑے ہیں

محبت کرنے والوں کی دشمن ہے دنیا

مگر پیار کرنے والے کبھی کسی سے ڈرے ہیں

اصغرؔ کو پیار کرنے سے قبل اتنا سوچ لینا
ہم نام کے چھوٹے مگر دل کے بڑے ہیں

کبھی تو بھی انہیں پڑھا کر جاناں
اصغرؔ نے اشعار کے جو موتی جڑے ہیں

میں نے کب کہا کہ آساں ہے محبت
جو زندگی بدل دے وہ طوفاں ہے محبت

میری آنکھوں میں کبھی جھانک کر دیکھو
ایک حقیقت کی صورت عیاں ہے محبت

جہاں ارمانوں کے غنچے مرجھائے رہتے ہیں
ایسا خزاں میں گھرا گلستاں ہے محبت

میں محبت کو عبادت سمجھتا ہے
زمانے بھر میں میری پہچاں ہے محبت

جو دن کا چین راتوں کا سکون لوٹ لے
جو ختم نہ ہو ایسا وبالِ جاں ہے محبت

یہاں اُداس ہیں ہم
وہاں خوش ہو تم

تمہارے لبوں پہ ہنسی
ہماری آنکھیں ہیں نم

1

تمہاری قسمت میں خوشی
ہمارے مقدر میں غم

تمہارے ساتھ سارا زمانہ
ہمارے ساتھ رنج و الم

تمہارے پاس ہر نعمت
ہمارے دامن میں پیچ و خم

☆☆

اے میری سوہنی دھرتی وادی کشمیر
تو ہے کشمیریوں کے خوابوں کی تعبیر

ہم لوگ آزاد ہو کر رہیں گے
توڑ دیں گے غلامی کی ہر زنجیر

کسی اور کا تجھ پہ حق نہیں ہے

تو ہے ہم کشمیریوں کی جاگیر

اپنے اللہ پہ ہمیں پختہ یقیں ہے
وہ ایک دن بدلے گا ہماری تقدیر

ہم اپنا حق لے کر ہی دم لیں گے
اس کے لیے چاہے اُٹھانی پڑے شمشیر

ساری دنیا تجھے جنت سے تشبیہ دیتی ہے
تیرے سارے نظارے ہیں بے نظیر

کشمیر کے مجاہد ہیں سرفروش ہیں ہم
آزادی کی جنگ لڑنے میں پرُجوش ہیں ہم

دل کے ساگر میں آزادی کا طوفان برپا ہے
یہ نہ سمجھو کہ خاموش ہیں ہم

جو آزادی کی خاطر جامِ شہادت پی لیں

دنیا جانتی ہے ایسے مے نوش ہیں ہم

جو چاہتا ہے ہمیں بے گھر کر دیتا ہے
ہمارے بھی حقوق ہیں نہ سمجھو خانہ بدوش ہیں ہم

ایک مدت سے رہی ہے یہ آرزو میری
کہ کب تجھ سے ہو گی گفتگو میری

آج دنیا ہمیں ملنے نہیں دیتی
ایک دن ہو گی محبت سرخرو میری

میرا جینا اور مرنا تیرے لیے

سانسوں کی بھی مختار ہے تو میری

1

دل تیرے ہی خیالوں میں کھویا ہے
روح بھٹک رہی ہے کو بہ کو میری

میری ہر حسرت دم توڑ رہی ہے
ہر خواہش ہے لہو لہو میری

میں خزاؤں کی راہوں کا مسافر ہوں
کبھی بھول کر نہ کرنا جستجو میری

☆☆

کتنی حسین شے زندگانی ہے
افسوس کہ یہ بے گانی ہے

اُسی نے اس کی قدر جانی ہے
جس کے اندر جذبہ ایمانی ہے

ہم اس کا کیا اعتبار کریں

ہر ذی روح کی طرح یہ فانی ہے

بنا مول ملے ایسی انمول نعمت ہے
اس کا کوئی اور نہ ثانی ہے

زندگی کو اپنی نہ سمجھ لینا
یہ امانت ایک دن لوٹانی ہے

☆☆

ہم تو زندہ ہیں تیری وفا کے لیے
تم بے شک ہمیں بھلا دو سدا کے لیے

شاید وہ کوئی تیرا پیغام لائے
دریچے کھلے رکھتا ہوں صبا کے لیے

میرا محبوب تو میری حیات کا عنوان تو

زندگی کو خیر باد کہہ دوں تیری رضا کے لیے

ہاتھ پہ ہاتھ دھرے کچھ نہیں ہوتا
بندگی بھی ضروری ہے جزا کے لیے

ہمیں اور زخم سہنے کی ہمت نہیں
ہمیں چین سے جینے دو خدا کے لیے

☆☆

ہم ایسے ہیں تقدیر کے مارے
جیتے ہیں تیری یادوں کے سہارے

میں کتنے کرب میں ہوں کوئی کیا جانے
ایک بار تو آ کے دیکھ لے پیارے

مجھے مخمور رکھتی ہیں تیری یادیں

عمر گزر رہی ہے تیرے غم کے سہارے

1

دُکھوں نے پگھلا دیا ہے موم کی طرح
ہم موت کے نہیں زندگی کے ہیں مارے

میرے دل کو ایسے آتی ہے تیری یاد
جیسے مسافر کو اس کی منزل پکارے

☆☆

ہم نے کہا تھا تیری محفل چھوڑ جائیں گے
مگر یہ کب کہا تھا لوٹ کر نہ آئیں گے

تمہاری جُدائی میں جو کچھ بھی لکھا
وہ سب کسی دن تمہیں سنائیں گے

زندگی کے ویران راستوں میں ہمیں ساتھ لے لو

مجھے ڈر ہے کہ تنہا آپ بھٹک جائیں گے

دل کا شہر سنسان دھڑکنیں خاموش
ایسے تو منزل تک پہنچ نہ پائیں گے

دنیا کی بھیڑ میں جو ہم کھو جائیں گے
پھر آپ ہمیں کہاں سے ڈھونڈ لائیں گے

☆☆

ابھی تو ہوئی ہے محبت کی ابتداء پیارے
یوں ہی پہلی منزل سے نہ گھبرا پیارے

جو بات دل میں ہے وہ لبوں پہ لا پیارے
اس طرح اسے اپنا حال سنا پیارے

یوں دیوار کے سائے میں بیٹھ کر رونے سے کیا حاصل
محبت میں نام کر کے دنیا کو دکھا پیارے

اس کے دل تک پہنچے گی تیرے دل کی ندا
دل کی گہرائی سے اسے دے صدا پیارے

اسے میری محبت کا یقین ہو گیا ہے
خوشی سے باغ باغ دلِ غمگین ہو گیا ہے

میرے تن من کو تسکین ملی ہے
جب سے وہ دل میں مکین ہو گیا ہے

میرے پیار نے اس کے حُسن کو ایسا نکھارا
وہ پہلے سے اور بھی حسین ہو گیا ہے

اب وہی شاعری کا عنوان ہے
اُس کے آنے سے جیون رنگین ہو گیا ہے

لوگ تو محبت میں دیوانے ہو جاتے ہیں
لیکن اصغرؔ جیسا نادان ذہین ہو گیا ہے

کوئی دل میں آباد ہو گیا ہے
چین و سکون برباد ہو گیا ہے

جو میرے ساتھ رہتا تھا پیرہن کی صورت

اب وہ میرا ہم زاد ہو گیا ہے

دل کا قرار کھویا دل بھی ہارا
مگر محبت کا سبق یاد ہو گیا ہے

اصغرؔ بے گناہ کو سرِ مقتل لا کر
زنجیر کھینچنے سے قبل فنا جلاد ہو گیا ہے

زندگی کا سفر بھی کیسا سفر ہے
جس میں ساتھ غموں کا لشکر ہے

سفرِ حیات کے سبھی پرائے لوگ ساتھی ہیں

زندگی تنہا منزل جدا کوئی نہ ہم سفر ہے

1

وہ ابھی تک مجھے ملا ہی نہیں
جس کا نام لکھا دل پر ہے

ایک وہ بھی جان لے گا
جو میرے پیار سے بے خبر ہے

نہ جانے وہ کب زندگی میں آئے گا
اصغرؔ کا دل جس کا منتظر ہے

محبت میں ہجر ہی وصال ہوتا ہے
جہاں عروج ہو وہاں زوال ہوتا ہے

شاخِ تمنا پہ جو مسرتوں کے غنچے کھلے ہوتے ہیں

جب وہ مرجھائیں تو ملال ہوتا ہے

لوگ خوشیوں کی تلاش میں رہتے ہیں
ہمارے لیے غم بھی دوست کی مثال ہوتا ہے

کسی سے محبت کر لو جیون میں خوشیاں بھر لو
کسی کی چاہت بنا جینا محال ہوتا ہے

زندگی کا تاوان دے کر بھی نہیں ملتا
جو دل کسی کے پیار کا یرغمال ہوتا ہے

دیکھ کر تیرے حُسن و جمال کے نظارے
چاند بادلوں میں چُھپ جاتا ہے شرم کے مارے

یہ پھول یہ کلیاں یہ چاند ستارے

سبھی پوچھتے رہتے ہیں تیرے بارے

محبت میں جن کے قدم ڈگمگا جائیں
ہم ایسے عاشق نہیں ہیں پیارے

بتا تجھے اور کیا چاہیے یار ہمارے
ہر ہفتے لے جایا کروں گا سمندر کنارے

ایک بار جو آ جاؤ میرے دل کے دوارے
اصغرؔ کے وارے بھی ہو جائیں گے نیارے

جس کی یاد میں رہتا ہوں دیدہ تر
خوشی دل کو ملتی ہے اسے دیکھ کر

جسے دیکھنے کو آنکھیں رہتی ہیں منتظر
جی چاہتا ہے اسے بنا لوں اپنا ہم سفر

ایک بار وہ دل میں آیا تھا مہماں بن کر
اب اس نے بنا لیا ہے یہیں اپنا گھر

جو ہمارے دل میں ہے وہ ہوتا ہے زبان پر
ہم اہلِ محبت رکھتے نہیں آستین میں خنجر

وہ اصغرؔ کے جسم میں رہتا ہے روح بن کر
مر کر بھی ہم نہ بچھڑیں گے قصہ مختصر

تیری زندگی میں کوئی نہ غم آئے
تیرے مقدر میں ہر خوشی صنم آئے

تیری آرزوؤں کا چمن مہکتا رہے
تیرے قریب نہ رنج و الم آئے

تیری زندگی خوشیوں بھری ہو
غموں کی نہ کبھی کوئی شام آئے

کوئی پریشانی تیرے قریب نہ آئے
تیری زیست میں کوئی نہ پیچ و خم آئے

اصغؔر کی یہی دلی تمنا ہے
کہ تیرے ساتھ میرا نام آئے

☆☆

گرداب میں گھرا ہے سفینہ دل کا
کہیں ٹوٹ نہ جائے آئینہ دل کا

میں عمر بھر اُسے پلکوں پر بٹھاؤں
جو نذرانہ دے دے کوئی حسینہ دل کا

میری محبت کو کوئی پرکھے تو سہی
اُسی کے نام کر دوں گا خزینہ دل کا

اب کیسے کوئی میرے دل تک آئے گا
ہم نے توڑ دیا ہے زینہ دل کا

نہ وہ اقرار کرتا ہے نہ انکار کرتا ہے
مشکل کر رکھا ہے جینا دل کا

☆☆

وہ جو کر کے ہمیں فراموش بیٹھے ہیں

ان کے انتظار میں ہم ہمہ تن گوش بیٹھے ہیں

1

دل میں تو اِک ہلچل سی مچی ہے
لیکن پھر بھی ہم خاموش بیٹھے ہیں

جو راہِ محبت میں جامِ شہادت پی لیں
اس محفل میں ایسے کچھ مے نوش بیٹھے ہیں

یہ مسجد نہیں بزمِ سخن ہے میاں
آپ کیوں ہاتھ میں لیے پاپوش بیٹھے ہیں

وہ مجھ سے صبح و شام پوچھتے ہیں

چاند ستارے تیرا نام پوچھتے ہیں

1

پہلے کانوں میں سرگوشی کرتے تھے
اب یہی بات سرِ عام پوچھتے ہیں

پہلے تو فقط چاند ستارے پوچھتے تھے
اب شہر کے لوگ تمام پوچھتے ہیں

انہیں میرے دل کی قیمت کا اندازہ نہیں
جو میرے انمول دل کے دام پوچھتے ہیں

جس کی محبت میں مسرور ہوں میں

اسی محبوب سے دور ہوں میں

جی چاہتا ہے اُسے ایک بار دیکھوں
مگر اُسے ملنے سے مجبور ہوں میں

وہ مجھے ہر بات کا الزام دیتے ہیں
خدا جانتا ہے بے قصور ہوں میں

اب میری کرچیاں کون سمیٹے گا
جدائی کے زخموں سے چور چور ہوں میں

اصغؔر کا جو اتنا خیال رکھتے ہیں
اے دوست تیرا مشکور ہوں میں

پیار میں زخم کھانا گوارہ کر لیتے ہیں
اتنے نادان ہیں محبت دوبارہ کر لیتے ہیں

جن لوگوں سے ہماری طبیعت نہ ملے
ان سے بڑی جلد کنارہ کر لیتے ہیں

ہمیں زیادہ کی لالچ نہیں ہے
تھوڑے میں گزارہ کر لیتے ہیں

کبھی کبھی ان کی گلی میں جا کر
ان کے حُسن کا نظارہ کر لیتے ہیں

بے وفا لوگوں کو اپنا دل دے کر
دل کا آئینہ پارہ پارہ کر لیتے ہیں

میری روداد محبت پر ذرا غور فرمایئے
کتنا درد ہے آپ بھی سُنتے جایئے

دنیا کے سامنے میرا تماشہ نہ بنایئے
میرے گھر آ کر میری شان بڑھایئے

دنیا نے کیا ہمیں کم رُلایا ہے
اب آپ بھی تو ہمیں نہ رُلایئے

ہجر کی آگ میں جلتے ہیں قلب و جگر
ہو سکے تو وصل کی برسات برسایئے

اتنا زیادہ روٹھنا بھی اچھا نہیں ہوتا
خدا کے لیے اب تو مان جایئے

1

آنکھ اشکوں سے خونبار ہوئی جاتی ہے
زندگی باعثِ آزار ہوئی جاتی ہے

ہمارا ملنا ایک خواب لگتا ہے
ہمارے درمیاں جدائی دیوار ہوئی جاتی ہے

نہ جانے وصل کی ساعت کیا آئے گی
اب تو سانس بھی دشوار ہوئی جاتی ہے

میں اسے کیسے زندگی کہہ دوں جاناں
جو بسر تیرے بغیر ہوئی جاتی ہے

1

جینا ہوا جاتا ہے محال میرا
صنم پوچھتا نہیں حال میرا

کبھی میرے بھی دن بدلیں گے
ایک دن اسے بھی آئے گا خیال میرا

اگر اس کے تغافل کا یہی عالم رہا
پھر تنہا گزرے گا نیا سال میرا

کیا قیامت گزرتی ہے میرے دل پر
اس کی جُدائی بن گئی ہے وصال میرا

1

میرے دل میں جو آیا ہے خوشی کی طرح
اسے ساتھ رکھا ہے زندگی کی طرح

اس سے پل بھر دُور رہنا بھی
اب لگتا ہے ایک صدی کی طرح

میرے خون میں ایسے گردش کر رہا ہے
کسی بیتی ہوئی ندی کی طرح

جس کی ہر بات میٹھی ہے شہد کی صورت
میرے لبوں پہ وہ نام رہتا ہے ہنسی کی طرح

1

کسی بادل کی طرح آوارہ ہوں میں
تو میرا چاند ٹوٹا ستارہ ہوں میں

تیرے ہی دم سے میری ہر خوشی
تو میرا آسرا بے سہارا ہوں میں

تم کیا جانو کتنا دکھیارا ہوں
رنج و الم کا مارا ہوں میں

جو تم سے کبھی مل نہ پائے گا
ایک ایسا سمندر کا کنارہ ہوں میں

میں جہاں ہوں جس حال میں ہوں
ہر حال میں تمہارا ہوں میں

1

وہ میری قبر کی زیارت کے بہانے آئے ہیں
مجھے سدا کے لیے میٹھی نیند سلانے آئے ہیں

کتنے حسیں پھولوں کے تحفے لائے ہیں
اپنے ہاتھ سے میری تربت سجانے آئے ہیں

ہم جیتے جی جن کی دید کو ترستے رہے
آج بنا حجاب وہ مجھے جلانے آئے ہیں

جن کی جُدائی میں روتے تمام عمر گزری
وہ اب میری لحد پہ آنسو بہانے آئے ہیں

آج انہیں یوں اُداس دیکھ کر اصغرؔ
ہمیں یاد خوشیوں بھرے زمانے آئے ہیں

1

پیار میں ملی ہے ایسی سوغات
روتے گزرتی ہے میری ہر رات

آج وہی مجھ پہ لگا رہا ہے الزامات
میں جسے سمجھا تھا اپنی کل کائنات

جس کے پیار میں لکھتا ہوں غزلیات
اُسے مجھ سے ہیں بے شمار شکایات

جس دن مل جائیں گے ہمارے خیالات
دُور ہو جائیں گی ہماری سب مشکلات

1

ایسا نہیں کہ میں اسے پیار نہیں کرتا
مگر اس بات کا بار بار اظہار نہیں کرتا

وہ بھی مجھ سے پیار کرتا ہے لیکن
مگر کسی طرح اقرار نہیں کرتا

میرے قول و فعل میں تضاد نہیں
میں چُھپ کر کسی پر وار نہیں کرتا

اپنا مدعا بیان کرتا ہوں دلیل سے
میں کبھی کوئی بات بے کار نہیں کرتا

بات کرتا ہوں مطلب کی
میں کسی سے فضول تکرار نہیں کرتا

آج یہ کام کر کے دیکھتے ہیں
اسے جی بھر کے دیکھتے ہیں

دیکھیے پھول برستے ہیں یا پتھر
آج اس کی گلی سے گزر کے دیکھتے ہیں

سنا ہے محبت قربانی مانگتی ہے
ہم بھی پیار میں مر کے دیکھتے ہیں

تیر اس کی نظر کے دیکھتے ہیں
حوصلے اپنے دل و جگر کے دیکھتے ہیں

شاید میرے جسم میں زندگی باقی ہے
میری لاش پرنشان خنجر کے دیکھتے ہیں

✿

1

میرا یار مجھ سے خفا ہے
بتاتا نہیں کیا خطا ہے

وہ جھوٹ بھی بولیں
تو ان کی بات بجا ہے

ہم سچ بات گر کہیں
وہ جھوٹ کے مشابہ ہے

جو کہتے ہیں محبت بری بلا ہے
وہ کیا جانیں کتنا مزہ ہے

ایک بار ان لبوں کو چوما تھا
آج بھی ذہن پر طاری وہ نشہ ہے

☆☆

1

غم دے یا خوش حال رہنے دے
مجھے یوں ہی بے حال رہنے دے

اپنی زندگی کا تاوان دوں گا
اپنی چاہت کا مجھے یرغمال رہنے دے

میری باتوں کا کوئی جواب تو دے
جو دل میں ہے وہ سوال رہنے دے

مجھے اپنی محبت دان کر دے
اپنے پاس تو زر و مال رہنے دے

1

اس کی صورت گلاب جیسی ہے
آنکھوں کی مستی شراب جیسی ہے

اس سے بات کر کے یوں لگتا ہے
یہ زندگی کسی حسیں خواب جیسی ہے

جب سے قسمت سو گئی ہے
درد سہنے کی عادت ہو گئی ہے

ان کے چہرے کی زیارت ہو گئی ہے
مکمل ہماری عبادت ہو گئی ہے

1

جس سمت دیکھوں وہی دکھائی دیتا ہے
میرے کانوں کو صرف وہی سنائی دیتا ہے

میرے قتل کا وہی چشم دید گواہ ہے
دیکھتے ہیں عدالت میں وہ کیا گوائی دیتا ہے

☆☆

جب تیری یاد آ جاتی ہے
میری آنکھ بھر آتی ہے

تجھے ملنے کو دل بے چین ہے
اور آنکھ اشک برساتی ہے

ہم مرے تھے جن کی وفا کے لیے
وہ بھول گئے ہمیں سدا کے لیے

کوئی تو اُن سے جا کے کہہ دو یارو
کبھی میری تربت پہ آئیں خدا کے لیے

تیری یادوں کا ڈیرہ ہے میرے گھر میں
ہر پل ذکر تیرا ہے میرے گھر میں

اب اندھیروں کا مجھے ڈر نہیں
تیری محبت کی بدولت سویرا ہے میرے گھر میں

جن کی محبت میں دم ہوتا ہے
ان کا پیار کبھی نہ کم ہوتا ہے

جس روز تم میرے گھر نہیں آتے
اُس روز یہاں ماتم ہوتا ہے

تیری یادوں کو کفن پہنا رہا ہوں
بڑے پیار سے انہیں دفنا رہا ہوں

میں جتنا تجھے بھلا رہا ہوں
اُتنا ہی تیری محبت میں ڈوبتا جا رہا ہوں

1

کتنا پیار ہے تم سے بتا نہیں سکتے
کچھ بھی ہو تمہیں ہم بھلا نہیں سکتے

رونا تو ہمارا مقدر بن چکا ہے جاناں
مگر تمہیں ہم رُلا نہیں سکتے

☆☆

جسے جیتے جی میں بھلا نہیں سکتا
اس کا پیار میں ٹھکرا نہیں سکتا

وہ جو میری زندگی کا حاصل ہے
کیا اُسے دل ہی دل میں چاہ نہیں سکتا

دل ہی دل میں تو اُسے بہت چاہتا ہوں
آج چاند ستاروں کو کرنا گواہ چاہتا ہوں

کسی حسینہ سے محبت کرنا اگر خطا ہے
پھر میں بھی کرنا یہ گناہ چاہتا ہوں

تیری زندگی میں کبھی کوئی نہ غم آئے
تیری زیست میں ہر خوشی ہر دم آئے

بات کرنے کو جب میرے لب کھلیں
ہر بار ہونٹوں پہ تیرا نام صنم آئے

1

میرے دل میں ہیں جو پیار کے راستے
وہ کھلے رہتے ہیں تمہارے واسطے

ہم دو جسم ایک جان ہو جائیں
مٹا دو درمیاں سے سب فاصلے

☆☆

ہر روز وہ ایک ایسا ایس ایم ایس بھجوا دیتے ہیں
اسے پڑھ کر ہم مسکرا دیتے ہیں

دل میں جُدائی کی جو آگ لگی ہوئی ہے
وہ ایک ایس ایم ایس سے بجھا دیتے ہیں

1

عید کے دن بھی تنہا ہوں
دیکھو پھر بھی جی رہا ہوں

میں مجبور میرا پیار مجبور
یہ نہ سمجھو کہ بے وفا ہوں

☆☆

تم کیا جانو میرے دل پہ کیا گزری ہے
اب کی بار بھی عید تنہا گزری ہے

جسے میں کبھی بھلا نہ سکوں گا
ایک ایسی کرب و بلا گزری ہے

1

تو نے کیسی دی ہے مجھے سزا دیکھ لے
آ میرے صبر کی انتہا دیکھ لے

وہ تیرے سندیس لانے چھوڑ دے
جو اس حال میں مجھے صبا دیکھ لے

غم کے طوفاں میں گھِرا ہے سفینہ دل کا
کہیں ٹوٹ نہ جائے آئینہ دل کا

میرا ٹوٹا دل کسی کام کا نہیں
کیا کرے گی کوئی حسینہ دل کا

1

دن رات یوں ہی خواب بوتا رہتا ہوں
الفاظ کو اشعار میں پروتا رہتا ہوں

جس کے دل پہ میرا کوئی بس نہیں چلتا
اسے اشعار کے نشتر چبھوتا رہتا ہوں

سبھی لوگ ملتے ہیں جڑیں کاٹنے والے
بہت کم ملتے ہیں غم بانٹنے والے

جن کی جیبوں میں مال ہوتا ہے
انہیں مل جاتے ہیں پاؤں چاٹنے والے

1

جو تمہارا میرے دل میں آنا جانا ہو جائے
پھر میری زندگی کا ہر پل سہانا ہو جائے

پہلے تمہاری نظروں سے میری نظریں ملیں
پھر رفتہ رفتہ تم سے یارانہ ہو جائے

کون کہتا ہے کہ آساں ہے محبت
جو زندگی کا رُخ موڑ دے وہ طوفان ہے محبت

میری آنکھوں میں ذرا جھانک کر دیکھو
ایک حقیقت کی طرح عیاں ہے محبت

1

یوں دور سے نہ سلام کرو
آؤ ہمارے دل میں قیام کرو

اپنی ایک نظر سے گھائل کر کے
ہماری زندگی کا قصہ تمام کرو

☆☆

نماز عشق یوں بھی ادا ہوتی ہے
سینے میں پیار لبوں پہ دُعا ہوتی ہے

آج کی محبت کا کوئی قانون قاعدہ نہیں
جنگ کی طرح اس میں ہر بات روا ہوتی ہے

کسی کے پیار میں غزل لکھ رہا ہوں
اس کے لبوں کو کنول لکھ رہا ہوں

قسطوں میں مجھے ثناء کرنی نہیں آتی
اس کی تعریف مکمل لکھ رہا ہوں

☆☆

بسا رہتا ہے تو ہی اے یار آنکھوں میں
تیرے سوا کوئی اور نہیں دلدار آنکھوں میں

مجھے جب بھی تیرا خیال آ جاتا ہے
آ جاتے ہیں آنسو بے اختیار آنکھوں میں

1

مطلب کے دوست تو بے شمار ملتے ہیں
لیکن قسمت والوں کو سچے یار ملتے ہیں

ہم جن کی راہوں میں پھول بچھاتے ہیں
انہی سے بدلے میں خار ملتے ہیں

جب سے تنہا رہنے کی عادت ہو گئی ہے
تیری یادوں کی اور شدت ہو گئی ہے

نہ جانے کب تیری دید کا جام ملے گا
تجھے دیکھے ایک مُدت ہو گئی ہے